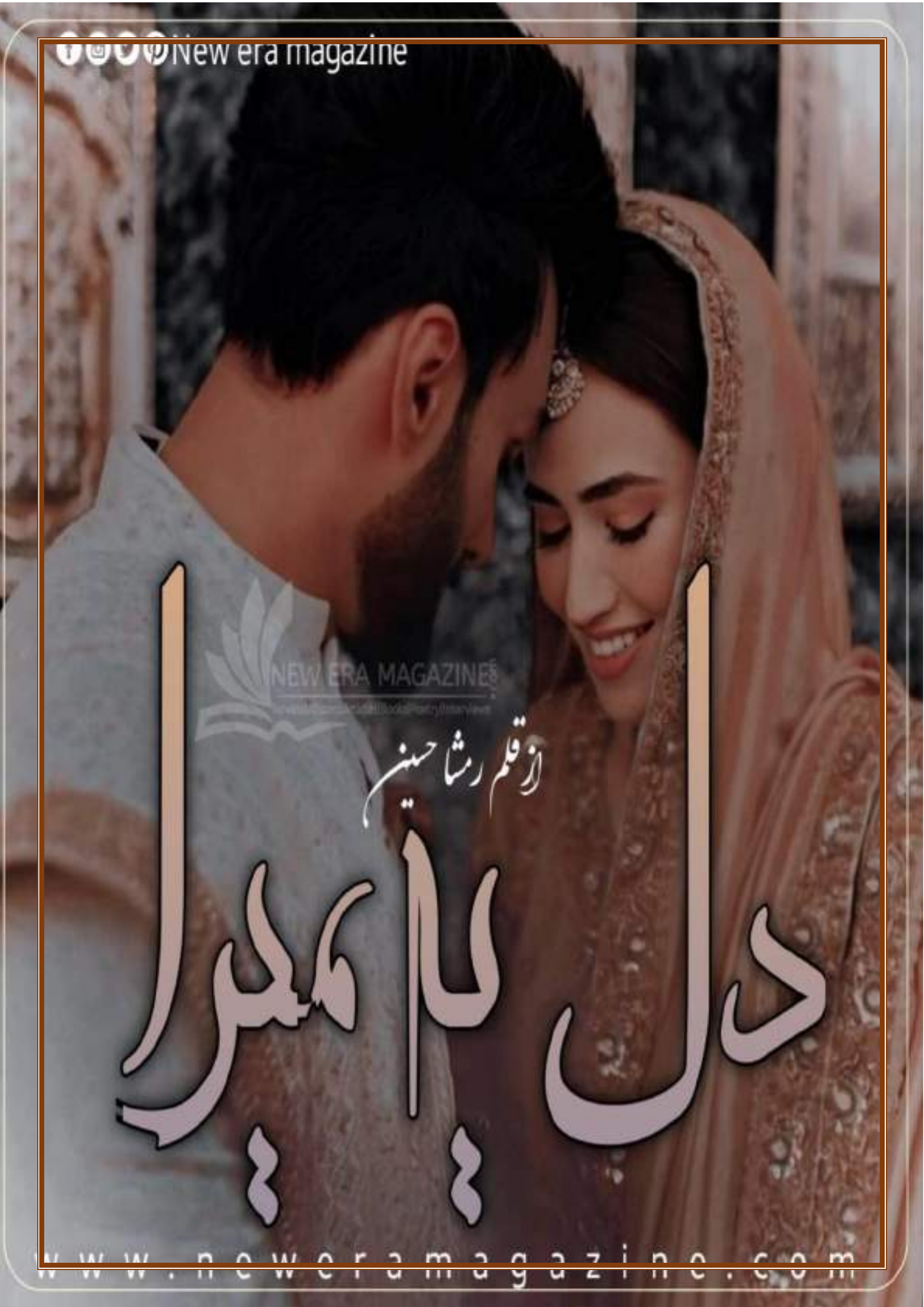
New era magazine
NEW ERA MAGAZINE
از قلم رمشا حسین
دل یا میرا
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

دل یہ میرا

از قلم رمشا حسین

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آج کی تاریخ میں کھانا ملے گا کہ نہیں؟چار پائی ی پہ بیٹھے انور نے باورچی کھانے کی طرف منہ کر کے چیخ کر بولے۔

آئی ی چچا بس دو منٹ۔دعا نے ہڑ بڑا کرا اپنے چچا کو جواب دیا کیوں کی ان کو بنا بات پہ بھی غصہ آنے میں دیر نہیں لگتی تھی۔

یہ لے۔دعا نے جلدی سے کھانے کی ٹرے ان کے سامنے کی جس میں دال روٹی تھی۔

لائی ی تو یہی ہ‍وپر دیر تو اتنی کی جیسے نجانے کونسے کورمے بنا رہی تھی۔انور نے ٹرے اپنے سامنے کرتے کہا۔

گیس ختم ہ‍ونے کو تھی اس لیے آگ آہستہ کی تھی کہ کھانا بن جائے۔دعا نے جلدی سے وضاحت دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یہ اور خرچہ میرے ماتھے پہ۔انور نخوت سے بولا۔

جس پہ دعا بنا کچھ کہے سر جھکا کر اپنے کمرے کی طرف گ ئی اور لیٹ کر اپنی زندگی کا سوچنے لگی جو اس لیے بے رونق سی تھی۔اس ماں باپ کا انتقال بہت سال بعد پہلے ہی ہ‍و چکا تھا۔اس کے بابا کے ایک ہی بھائی ی تھے انور جو جوا ئی ی اور شرابی کی برا ئی ی عادتوں میں تھے پر ان کی اہلیہ زبیدہ بہت نیک خاتون تھی اپنے شوہر کی ہر برا ئی ی کو جانتے ہ‍وئی ے بھی اللہ کی بہتری سمجھ کر اس کے ساتھ گزارا کر لیتی تھی پر اللہ نے

ان کو اولاد کی نعمت اور رحمت سے محروم رکھا تھا اس لیے جب قاسم اور پارس دعا کے والدین کے انتقال کے بعد اپنی اولاد کی طرح پالا تھا اور پڑھائی کا بھی خرچہ اٹھاتی تھی کیوں کی انور تو ایسے ہی نوکری کبھی کوئی کرتے تو کبھی کوئی اور ایک جگہ ان کا ٹکنا ممکن نہیں ہوتا تھا ایسے میں زبیدہ نے اپنے سلائی کے پیسے سے دعا کی پڑھائی اور دوسرے اخراجات کے لیے رکھتی تھی جتنا ان سے ہو سکتا تھا۔ پر کچھ ٹائم پہلے ہی وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی جس سے دعا اب اکیلی رہنے لگی تھی اور تنہائی اس کو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی اپنے چچا سے اس کو ہمیشہ ڈر لگا رہتا تھا کیوں کی ان کو رشتوں کا کوئی پاس نہ تھا اور وہ ایسے اپنے آوارہ دوستوں کو گھر بھی لیتے آتے جس پہ دعا کا دل خوف میں ہی رہتا پر وہ مجبور تھی حالات کے ہاتھوں اس کے پاس اور کوئی پناہ بھی نہ تھی جہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتی کالج کے بعد اس نے یونیورسٹی میں نہیں پڑھا تھا اس کا بہت دل تھا آگے پڑھنے کا پر اس کہ پاس ایسا کچھ تھا بھی نہیں جو وہ آگے پڑھتی نوکری کی اس نے تلاش کی تھی جس میں ابھی تک وہ ناکام رہی تھی۔ یہ باتیں وہ سوچتے سوچتے نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

گائیز یہ عمیر کب آئے گا؟ فواد جو آدھے گھنٹے سے اپنے گروپ کے ساتھ اپنے اہم گرو مطلب عمیر کے انتظار میں تھے جس کے ابھی تک آنے کے آثار لگ نہیں رہے تھے تنگ آ کر اس نے سب کی طرف دیکھ کر پوچھا

تمہیں تو پتا ہے وہ جناب اتنی جلدی نہیں آنے والے کیوں کی یونی میں جلدی آنا وہ اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اس کے سائیڈ پہ بیٹھا شاہزین بولا۔

اللہ کو مانو نو بجے رہے ہیں اور تم اس کو جلدی بول رہے ہو ہمارا پہلا لیکچر تو عمیر کے انتظار میں ہی گزر جائے گا۔ ان میں سے اب کی عمارہ نے کہا جس کو ہر وقت پڑھنے کی فکر لگی رہتی تھی۔

تو تم جاؤ میں اپنے عمیر کا انتظار اکیلے کر سکتی ہوں۔ اس کی بات پہ کشف اپنے بال جھٹک کر ایک ادا سے بولی جس کی حال میں ہی دونوں کی رضامندی سے منگنی ہوئی تھی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ عمارہ اپنا چشمہ آنکھوں پہ ٹھیک کرتی منمنائی جس پہ وہ شاہزین کو بہت کیوٹ لگی پر وہ اپنی نگاہ اس پہ سے ہٹا کر بولا۔

لو آگیا عمیر۔اس کی بات پہ سب نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں وہ اپنی پوری وجاہت کے ساتھ چلا آرہا تھا بلو شرٹ اور پینٹ پہنے وہ سب لڑکیوں کا دل دھڑکا گیا تھا پر وہ سب بے نیاز اپنے گروپ کی طرف آیا۔

میں لیٹ تو نہیں آیا نہ عمیر اپنے سامنے کسی کھسکا کر بیٹھتا سب کی خشمگین نگاہ ہے محسوس کر کے آرام سے بولا۔

نہیں جناب آپ تو بہت جلدی آگ ئی ے ہیں آپ کو چاہ ئی ے تھا کچھ اور آرام سے آتے۔فواد اس بات پہ بھگو کر تیر برساتا بولا پر پرواہ کسے تھی۔

اچھا۔عمیر ہنس کر بولا۔

اچھا اب ہمیں اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف جانا چاہ ئی ے۔عمارہ اپنا بیگ سنبھالتی ان سب کو کہنے لگی جس پہ عمیر نے آنکھیں گھمائی ی۔

مجھے بہت ہمدردی ہے اس سے۔عمیر بہت لاچار لہجے میں عمارہ کو دیکھ کر کہا۔

کس سے ؟عمارہ اپنا چشمہ آنکھوں پہ ٹھیک کرتی عمیر سے تجسس سے سوال کیا

اس سے جس سے تمہاری شادی ہوگی اور وہ بیچارہ جب تم سے پیار کی باتیں کریگا تو تم اس سے کہوں گی اچھا اب ہمیں اپنی پڑھائی ی دوبارہ شروع کرنے کا سوچنا چاہ ئی ے۔عمیر پہلے سنجیدگی سے پھر کچھ شرمانے کی اداکاری کرتا بولا جس پہ عمارہ نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہ بنایا باقی فواد اور کشف نے قہقہقہ لگایا جب کی شاہزین کے تاثرات بلکل سپاٹ سے تھے وہ سب آپس میں بہت گہرے دوست تھے اور پیار بھی بہت تھا پر اس کو اب کبھی کبھی عمارہ کا ایسے مزاق بناتے دیکہ کر اچھا نہیں لگتا تھا وجہ وہ جانتا نہیں تھا یا جاننا نہیں چاہتا تھا ورنہ اگر کوئی ی اس کے ساتہ مزاق کرے یا نہ کرے وہ ضرور اس کو تنگ کرتا تھا۔

ویسے واقعی میں اب ہمیں چلنا چاہ‌ئی یے۔ شاہزین سنجیدگی سے اٹھتا ان سے کہنے لگا وہ سب بزنس کے دوسرے سال میں تھے۔ اس کی بات پہ سب اٹہ کر اپنی کلاس اٹینڈ کرنے کے لیے چلے گ ئی ے۔

بیگم کیا ہ‌وا کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟۔ اختر شاہ نے اپنی بیوی نصرت سے پوچھا۔

کچھ خاص نہیں اختر صاحب بس وہ بھابھی اپنی بیٹی دانیہ کا رشتہ شاہزین سے کرنا چاہتی ہیں؟ انہوں نے بتایا۔

اچھا پر ابھی تو ان کی پڑھائی ی چل رہی ہلے۔ اختر شاہ ان کی بات سمجھتے ہ‌وئے بولے۔

ہاں یہ تو ہلے پر دانیہ کا مزاج اب ایسا تو ہلے نہیں جو شاہزین اس کے ساتہ رہ سکے آپ تو جانتے ہیں اپنے بیٹے کو۔ نصرت بیگم نے بتایا۔

آپ بات کر لینا اس سے پھر دیکھتے ہیں ابھی آپ پریشان مت ہوں۔اختر شاہ نے ان کو ریلیکس کرنا چاہا جس پہ وہ مسکرا دی۔

اچھا اب میں نکلتا ہوں آفس جانے کے لیے۔اختر خان اپنا کوٹ اٹھا کر بولے جس پہ انہوں نے خدا حافظ کہا۔

دیکھ انور تیری اتنی حیثیت ہے نہیں جو تو مجھے میرے قرضہ دے سکے اس لیے میری بات مان اور اپنی بھتیجی کا نکاح مجھ سے کر دے قرضہ بھی معاف اور جوان لڑکی کی زمیداری سے بھی آزاد۔اس کے دوست اکبر خباثت سے بولا اور دو تین آدمیوں نے بھی اس کی بات کی تائید کی۔

پر تو تو بڑا ہے اس سے۔انور خان نے اس کی شکل دیکھ کر بولا۔

دیکھ عمر کو تو سائیڈ پہ کر کے اپنا فائدہ دیکھ اور ویسے بھی اس سے شادی اور کریگا کون۔اکبر اس کی بات پہ لالچ دے کر بولا۔

میں بات کروں گا۔انور نے نیم رضامندی دے کر کہا۔جس پہ اس کے دوستوں نے معنی خیز نظروں کے تبادلہ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمیر کل اتوار ہے تو کیوں نہ ہم گھومنے جائے۔ کشف نے عمیر سے کہا جو برگر کھانے میں مصروف تھا وہ اس وقت یونی کے بعد لنچ کرنے ہوٹل میں آئے تھے۔

خیال تو نیک ہے۔ کولڈ ڈرنک کا سپ لیتا فواد بولا۔

نیک کہاں پیر کو احسن سر کا ضروری ٹیسٹ ہے اس کی تیاری نہیں کرنی کیا۔ عمارہ نے فورن اس کی بات پہ کہا جس کی بات پہ سب نے اس کو گھورا جب کی شاہزین نفعی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

کبھی تو پڑھائی کے علاوہ کچھ بول لیا کرو پڑھتے تو ہم بھی ہیں پر جب تم ایسا کہتی ہو تو لگتا ہے ہم دنیا جہاں کے نکمے میں ہیں اور ایک تم ہی قابل تعریف ہو جو ہر وقت ہمارے ساتھ بیٹھ کر تبلیغ کرتی ہے اور درس دیتی ہے۔ کشف نے اس کی بات پہ چڑ کر کہا۔

میں نے جسٹ ایک بات کی۔ عمارہ اپنا چشمہ درست کرتی بولی یہ اس کی عادت تھی بات بات پہ اپنی عینک پہ ہاتھ رکھنا۔

اف خیر تو بتاؤ عمیر کیا کہتے ہو؟ کشف سر جھٹکتی پھر سے عمیر کو مخاطب ہوئی جو ان کی باتوں سے لاتعلق کھانے میں مگن تھا۔

میں تو کل نانو کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں بہت ٹائم سے ان کے گھر چکر نہیں لگایا۔ عمیر نے اس کی بات پہ اپنا کل کا پروگرام بتایا۔

پھر کبھی چلے جانا۔ کشف ناگواری سے بولی۔

ہاں پھر کبھی گھومنے جائے گے۔ عمیر اس کی ناگواری محسوس کرتے ہلکی مسکراہٹ دے کر بولا۔

اچھا زین تم کیا یہ ہر وقت موبائل میں لگے رہتے ہو کس لڑکی کا چکر تو نہیں۔ فواد نے موبائل میں مصروف شاہزین سے کہا جو اس بات پہ چونکہ

نہیں ایسا کچھ نہیں بس فیملی گروپ پہ کچھ مسیج دیکھ رہا تھا۔ شاہزین نے جلدی سے وضاحت دی۔

سچ میں یہی بات ہے نہ؟ عمیر اپنی آئی برو اُپر نیچ کرتے اس سے شرارت سے دیکھ کر پوچھا

جی یہی بات ہے۔ شاہزین ہنس کر بولا اور اپنا موبائل جیب میں رکھ دیا۔

اچھا تم لوگوں کو پتا ہے میری کزن کی شادی ہے کچھ ماہ بعد۔ عمارہ نے پرجوش آواز میں کہا

نہیں ہمیں نہیں پتا کیوں کی کزن تمہاری ہے ہماری نہیں۔ فواد اس کی بات پہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتا بولا۔

کبھی تو مجھے بولنے دیا کرو۔ عمارہ نے ناک سکوڑ کر اس کو دیکھ کر کہا۔

ہر وقت تو بولتی رہتی ہو۔ عمیر نے عمارہ کے سر پہ چپت لگا کر کہا۔

اچھا پر تم لوگوں کو میرے ساتھ پنڈی چلنا ہے کزن کی شادی پہ۔ عمارہ نے کہا۔

ابھی تو وقت ہے نہ پھر دیکھے گے۔ کشف نے جواب میں کہا۔

اب میں چلتا ہوں تم لوگ نجانے کب اٹھو یہاں سے۔ شاہزین کھڑا ہو کر بولا۔

زین کیا تم مجھے گھر تک ڈراپ کر سکتے ہو؟ ہمارا ڈرائیور چھٹی پہ ہے۔ عمارہ نے اپنا بیگ پہن کر شاہزین کو مخاطب کرکے پوچھا

پوچھنے کی کیا بات ہے کر دے گا ڈراپ تمہیں۔ عمیر نے اس کے پوچھنے پہ کہا۔

ہاں آؤ باہر جلدی۔ شاہزین کہتا بلیک گاگلز پہن کر نکل گیا۔

یہ آج کل عمارہ کو تنگ کیوں نہیں کرتا۔ فواد نے کسی جاسوس کی طرح کشف اور عمیر کی جانب دیکھ کر آہستہ آواز میں پوچھا جس پہ دونوں کندھے اچکا کر نہیں پتا کہا۔

زین تمہیں پتا ہے پچھلے ماہ جو ٹیسٹ ہوا تھا نہ اس میں فیاض نے پورے نمبر حاصل کیے تھے۔ عمارہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہی شاہزین نے کہا جو گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تو وہ کیا کم پڑھا کوں کیڑا ہے جب دیکھو ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کتاب اٹھا کر گھومتا رہتا ہے۔شاہزین نے اس کی بات پہ کہا

ہاں پر تمہیں نہیں پتا میں نے اتنی محنت کی تھی پھر بھی ایک نمبر کم آیا۔عمارہ نے ایسے اس کو بتایا جیسے جانے کتنے کم آئے ہوں۔

بڑا ظلم ہوا پھر تو تمہارے ساتھ۔شاہزین طنزیہ بولا۔

ہاں نہ۔وہ بنا اس کا طنز یہ سمجھے سر ہلا کر بولی۔جس پہ شاہزین نے کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔

دعا اپنے گھر کا چھوٹا کچن صاف کر رہی تھی جب اس کا چچا آکر اس کو اپنے پاس بولایا۔

جی چچا کوئی کام تھا۔دعا نے اپنے سر پہ لیا ڈوپٹہ درست کرتے پوچھا

تمہارے لیے ایک رشتہ آیا ہے اور مجھے کوئی اعتراض نہیں۔چچا نے اس کے سر پہ بم گرایا۔

م م مجھے شادی نہیں کرنی۔دعا نے گھبرا کر کہا۔

تو کیا ساری زندگی میرے سر پہ رہو گی۔انور اس پہ چیخ کر بولا۔

چچا میری بات کو سمجھے آپ۔دعا نے التجا کی۔

کیا سمجھو کل اکبر آئے گا تم سے ملنے تیار رہنا پھر دو تین بعد اس سے نکاح ہو گا۔انور بنا اس کی بات سنے بولا۔

چچا اللہ کا خوف کرے میرے باپ کی عمر کا ہے وہ اور وہ ہیں بھی بہت خراب بدمعاش اور نجانے کتنی برائی ہے اس میں۔دعا اپنے حق کے لیے بولی۔

مجھے خوف خدا بتانے کی ضرورت نہیں اور جو کہا ہے وہ کرنا باپ جتنا ہے باپ ہے نہیں۔انور سفاکیت سے بولا۔

میں آپ کی بھتیجی ہوں میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟دعا بے یقین سی بولی۔

اندر جاؤ۔انور نے اندر کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

چچا۔دعا نے کچھ کہنا چاہا۔

سنا نہیں میں نے کہا اندر جاؤ۔انور نے تیز آواز میں کہا۔

تو وہ اپنے آنسو پیتی کمرے کی طرف چلی گئی اور وہاں آکر اپنے چھوٹے سے موبائل لے کر اپنی ایک دوست کو کال کی جو اس نے اٹھالی تھی۔

ہاں دعا کیا حال ہے ؟نرما اس کی دوست نے پوچھا

نرما۔دعا اتنا کہہ کر رو پڑی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہے تم رو کیوں رہی ہو۔نرمانے فکر مندی سے پوچھا۔تو دعانے سب آہستہ آواز میں بتا دیا۔

تم بھاگ جانا۔نرمااس کی بات سن کر بولی۔

کیا۔دعا کو اس کی بات پہ شاک لگا۔

ہاں ورنہ وہ آدمی تمہیں بیچ دے گا اس سے اچھا ہے کہ تم بھاگ جانا۔نرمانے اس کو اپنی بات سمجھائی ی۔

اور بھاگ کر جاؤں گی کہاں ؟دعا طنزیہ بولی۔

تم بس کل جلدی سے گھر سے نکل کر میرے گھر آجانا پھر سوچتے ہیں مجھ پر تمہارا اب وہاں رہنا محفوظ نہیں۔نرمانے اچھی دوست ہونے کا ثبوت دیا کیوں کی وہ اس کے حالات سے شروع سے واقف تھی۔

کچھ غلط تو نہیں ہوگا نہ ؟دعانے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

تم زیادہ مت سوچو اور آرام سے سو جانا میں ہوں نہ۔نرمانے اس کو پر سکون کرنے کے لیے کہا۔

شکریہ۔دعانے مشکور لہجے میں کہا۔

دوستی میں نو سوری نو تھینکیو۔نرمانے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔

شکور ماما کہاں ہیں؟ عمیر اپنے گھر کہ ہال میں بیٹھا تھا جب شکور ان کے گھر کا ملازم اس کے لیے کافی لایا تو اس نے ملازم سے پوچھا

بیگم صاحبہ تو پارٹی میں گ ئی ہیں کسی بزنس پارٹنر کی طرف سے تھی۔ شکور نے جواب دیا۔

اچھا تم جاؤ۔ عمیر اس کی بات پہ جانے کا اشارہ کرتے بولا۔

مجال ہے جو میرے والدین کو اپنا بیٹا یاد ہو۔ عمیر نے طنزیہ لہجے میں خود سے بولا۔ عمیر کے والد عمر صاحب ایک بہت بڑے بزنس مین تھے جن کا اکثر کام کے سلسلے میں باہر رہنا زیادہ رہتا تھا اور وہ گھر میں ٹائم نہیں دے پاتے تھے ان کی دیکھا دیکھی میں مہوش عمیر کی والدہ بھی اپنے سرکل کی دوستوں کے ساتھ ہر وقت کسی نہ کسی پارٹی شادی میں جایا کرتی ان سے ملنا جلنا اتنا زیادہ تھا کہ ان کو اپنا بیٹا عمیر یاد بھی نہیں تھا پھر جب کشف نے عمیر کو جب پرپوز کیا تھا اس نے اس کا بڑھایا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا کیوں کی وہ اس کی دوست بھی تھی اور اس کو کسی اور میں دلچسپی بھی نہ تھی تو اس کو کشف ٹھیک لگی کہ کیا پتا اس کے ساتھ زندگی میں اس کے پیار کی کمی پوری ہو جائے عمیر جہاں جاتا اپنی خوبصورتی شخصیت کی وجہ سے ہر کسی کو پسند آتا تھا پر اس کو اپنی فیملی

کی توجہ کی ضرورت تھی جو اس کو نہیں ملی تھی اس کو جب زیادہ اپنی تنہائی دوستوں کے ہوتے ہوئے بھی محسوس ہوتی جو اس پر اپنی جان چھڑکتے تھے تو وہ اپنی نانو کے گھر جاتا تھا ان سے ملنے ان سے بات کر کے اس کو سکون ملتا تھا پر وہ کبھی کبھی ہی ان پاس جا پاتا تھا اس بار بھی وہ بہت ٹائم بعد جا رہا تھا۔ عمیر اپنا مائینڈ ان باتوں سے بدلنے کے لیے ایل ڈی پہ فلم لگا کر دیکھنے لگا۔

ہر ایک انسان کی اپنی کہانی ہوتی ہے جس سے بس وہ خود واقف ہوتا ہے ہر ایک انسان کو کسی نہ کسی کی چاہ ہوتی ہے کسی بات کی حسرت ہوتی ہے دل میں بہت کچھ ہو وہ ان کے پاس تب بھی ایک بے چینی ضرور ہوتی ہے کیوں کی انسان کو سب کچھ مل کر بھی سب کچھ نہیں ملتا عمیر کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا دیکھنے میں تو وہ ایک مکمل اور خوشحال زندگی گزار رہا تھا سب کے ساتھ ہنستا شرارت کرتا ہر ایک وہ چیز اس کو مل جاتی جو اس کو پسند آتی پر اس کو اگر کچھ نہ ملا تھا تو وہ تھا اپنے ماما بابا کی توجہ ان کا پیار بابا بس پیسے کمانے میں مگن تو ماما اپنی دوستی نبھانے میں اس میں سے اگر کوئی ہی فراموش ہو رہا تھا تو عمیر تھا جس کی ذات وہ اس کے بچپن سے ہی نظر انداز کرتے آرہے تھے جن کا ان کو اندازہ بھی نہیں تھا۔

زین بیٹے ہمیں تم سے کچھ بات کرنی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا جب نصرت بیگم اس کا کمرے کا دروازہ نوک کر کے اندر داخل ہوتی ہوئی اس سے بولی۔

اگر ٹاپک میری شادی کا ہے تو ناں کریں۔شاہزین بیزارگی دیکھا کر بولا۔

زین۔نصرت بیگم نے اس کے نام پہ زور دیا۔

اچھا کریں۔شاہزین ان کو بیڈ پہ بیٹھا کر بولا

بھابھی پوچھ رہی تھی تم بتاؤ تو میں انہیں بتا دو۔نصرت بیگم نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

امی آپ جانتی ہیں مجھے شادی میں فلحال کوئی دلچسپی نہیں۔شاہزین ان کی بات پہ سنجیدگی سے بولا

لینی تو پڑیگی نہ اور کیا بات ہو جو وہ دانیہ ہو۔نصرت بیگم نے ہلکے سے مسکرا کر اس سے کہا۔

آپ ان کو ابھی کوئی جواب نہ دے نہ میں کہیں جا رہا ہوں اور نہ ہی آپ کی وہ دانیہ۔شاہزین نے ان کی بات کو ٹالنا چاہا۔

NEW ERA MAGAZINE

ٹھیک پر جواب ہاں میں ہی دینا جب دو تو۔ نصرت بیگم نے اس کی بات پہ متفق ہو کر بولی۔

میں ابھی ایسا نہیں کہہ سکتا کیا پتا مجھے کوئی اور پسند آ جائے تو۔ شاہزین نے کوئی امید نہیں دلائی۔ جس پہ وہ بس گہری سانس بھر کر رہی گئی کچھ بھی ہو پر زبردستی کی قائل وہ خود بھی نہ تھی کیوں کی ان کو پتا تھا زبردستی کے رشتے زیادہ تر چلتے بھی نہیں تھے

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

عمیر جب اپنی نانو کے گھر کے پاس آیا تو دروازے پہ تالا دیکھ کر اس کو تعجب ہوا کیوں کی وہ نہیں جانتا تھا کہ نانو گھر پہ نہیں ہو گی عمیر کچھ دیر یہاں وہاں دیکھنے کے بعد اپنی نانو کو کال کرنے کا سوچا۔

اسلام علیکم نانو

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا عمیر۔دوسری طرف سے شفقت سے بھرپور آواز آئی ی جس کو سن کر اس نے سکون کی سانس خارج کی۔

میں ٹھیک پر آپ کہاں پہ ہیں ؟میں آپ سے ملنے آیا تھا تو دیکھا اتنا بڑا تالا۔عمیر منہ بنا کر بولا

ہاہا۔وہ میں اپنے رشتہدار کی طرف ہوں کراچی تمہیں بتا نہیں پائی ی کیوں کی تم مصروف ہوتے ہو اور اتنے ٹائم سے ملنے آئے بھی نہیں۔نانو نے ویسے ہی شفقت سے کہا۔

سوری نانو میں آپ کو ٹائم نہیں دے پاتا۔عمیر نادم ہوا

ارے ایسا نہ کہو میرے بچے میں بس کل تک واپس آجاؤں گی ابھی کراچی میں ہوں۔نانو نے اس کو بتایا۔

اچھا پھر میں دوسرے اتوار کو آنے کی کوشش کروگا۔عمیر نے کہا۔

انشااللہ ضرور۔نانو نے مسکرا کر کہا۔

دعا کو ابھی تک موقع نہیں ملا تھا کہ وہ گھر سے نکل سکے اس لیے ابھی وہ اپنے گھر کے صحن پہ رکھی چارپائی پہ بیٹھ کر اپنے چچا کے گھر سے نکلنا کا انتظار کر رہی تھی اور ڈر بھی رہی تھی کہ اگر پکڑی گئی تو۔اس سے آگے سوچتے اس کی روح تک کانپ اٹھتی۔

میں باہر جا رہا ہوں اکبر کو لے آؤں گا ساتھ میں اور خبردار جو تم نے کوئی گستاخی کی تو۔وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب انور اس کے پاس آتا بولا۔

نہیں کروں گی کچھ۔دعا نظر جھکا کر بولی۔

بہتری بھی اسی میں ہے۔انور کہتا نکل گیا جس پہ دعا نے شکر کا سانس لیا۔پھر وہ جلدی سے اپنے کمرے میں آ کر اپنی چادر لے کر اس کو پہن کر خود کو پوری طرح ڈھانپ کر وہ دروازے کے پاس آ کر گلی میں دیکھا جو سنسان تھی وہ موقع غنیمت مانتی اپنا پیر گھر سے باہر نکالا اور بنا ادھر اُدھر دیکھے وہ تیز قدموں سے چلتی گئی پر وہ جلدی میں ہونے کی وجہ سے بری طرح ٹکرا گئی پر سامنے اکبر کو دیکھ کر اس کا سانس خشک ہو گیا ایک تو اس کو دیکھ کر پتا لگ گیا تھا کہ اسنے پہچان لیا اور دوسری بات یہ کہ وہ ابھی دوسری گلی میں ہی تھی جہاں دوپہر ہونے کی وجہ سے سب اپنے گھروں میں تھے۔

اے تو کدھر بھاگ رہی تھی۔ اکبر اس کو دیکھ کر جاہلانہ لہجے میں بولا۔

آ آ آپ کو کیوں ب بتاؤ ؟ دعا نے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی۔

ہاہا۔ چل گھر کی طرف پھر بتاتاہوں تجھے۔ اکبر بے ہنگم قہقہہ لگا کر اس کا ہاتھ پکڑتا بولا تب ہی دعا نے اس کی کلائی ی کو زور سے کاٹ کر جیسے ہی اپنا ہاتھ آزاد کروایا بھاگ کر روڈ کی طرف بڑھ گئی۔

اے رک سالی تجھے تو میں سبق سکھاتاہوں۔ اکبر اپنی کلائی ی پہ اس کے دانتوں کے نشان دیکھ کر ضبط سے بولا اور اس کے پیچھے بھاگ کر آنے لگا۔

دعا کو نہیں تھا پتا وہ اب کہاں جارہی ہے اس کو ابھی بس اس درندے سے بچنا تھا جو کسی آسیب کی طرح اس کے پیچھے لگا تھا بھاگ بھاگ کر وہ تھک گئی تھی پر رکی پھر بھی نہیں تھی ایسے ہی بھاگتے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہا کہ وہ آرہاہے یا نہیں پر اس کو کچھ دیکھائی ی نہیں دیا اس نے جیسے ہی سامنے دیکھا تو ایک گاڑی اس کو اپنے پاس آتی دیکھائی ی تھی اس نے گاڑی کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر خوف سے آنکھیں بند کردی اور وہی بیہوش ہوکر گر گئی۔

کیاہوا گل خان؟ بانو بیگم نے گاڑی کے رکتے ہی ڈرائی یور سے سوال کیا۔

اووہ بی بی جی کوئی ی لڑکی بیہوش پڑی ہے۔ گل خان نے بتایا۔

اللہ خیر۔ بانو بیگم کہتی ہی اسٹک کے سہارے گاڑی سے نکلی تو سامنے سفید چادر پہنے جوان لڑکی بیھوش ملی۔

گل خان ادھر آؤ اور اس بچی کو گاڑی میں لاؤ۔ بانو بیگم نے اپنے ڈرائیور کو حکم دیا۔

پر بی بی جی نجانے یہ لڑکی کون ہے؟ اور ہم نے تو اسلام آباد جانا ہے واپس تو آپ ایسے کیسے کسی انجان لڑکی کو اپنے ساتھ لا سکتی ہیں؟ گل خان نے سر جھکا کر کہا۔

گل خان جو کہا ہے وہ کرو انسانیت بھی کسی چیز کا نام ہے کیا ہوا جو انجان ہے پر اس کی حالت سے اس کی مصیبت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ابھی ہم لیکر جا رہے ہیں پھر اس کو ہوش آئے گا یہ جہاں کہے گی وہیں چھوڑ دے گے۔ بانو بیگم سمجھداری سے بولی۔

جی جیسا آپ کہیں۔ گل خان نے سر ہلایا اور بیھوش پڑی دعا کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لیٹا یا بانو بیگم بھی وہاں بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔ پھر گل خان نے گاڑی چلانا شروع کی۔

تمہارا تو اپنی نانو کی طرف جانے کا پروگرام تھا نہ؟ کشف عمیر کو کافی کا کپ تھما کر پوچھا

ہمم تھا تو صحیح پر وہ کراچی ہیں اور مجھے پتا نہیں تھا۔ عمیر کپ لیتا جواب دیا۔

اچھا۔ کشف کشن گود میں کرتی بس اتنا بولی۔

تم بتاؤ گھر میں کوئی اور نہیں کیا؟ عمیر لائیونج میں نظر گھماتا اس سے پوچھنے لگا۔

نہیں موم ڈیڈ ٹور پہ گئے ہوئے ہیں اور عادی اپنے دوستوں میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ کشف نے اس کی بات کا جواب دیا اور اپنی بھائی کا بتایا۔

اوکے کافی ختم کرو پھر باہر چلتے ہیں۔ عمیر اس کی بات پہ بولا۔

اوکے۔ کشف اس کی بات پہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

اس کو جب ہوش آیا تو خود کو انجان جگہ پہ دیکھ کر وہ فورن سے اٹھ بیٹھی اور کمرے کو چاروں طرف سے دیکھنے لگی۔ وہ کسی خوبصورت کمرے میں خود کو دیکھتی خوفزدہ ہو گئی تھی اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اٹھ کر آواز لگاتی یہ پتا کرتی کہ وہ کہاں ہے۔

ڈرو نہیں بیٹی آپ بلکل محفوظ مقام پہ ہیں۔ بانو بیگم جو کل رات سے اس کو ہوش میں آنے کے انتظار میں تھی اس کو ایسے حراساں محسوس کرتی وہ اپنے ازلی نرم اور شفقت لہجے میں بولی۔

آآپ ک کون؟ دعا نے صوفے پہ بیٹھی بزرگ خاتون کو دیکھ کر پوچھا جس پہ پہلے اس کی نظر نہیں پڑی تھی

میرا ابا نوار باز ہے اور اس وقت آپ میرے گھر میں ہیں جہاں میں اور بس ایک ملازمہ رہتی ہے۔ انھوں اس کے سوال پہ مسکرا کر بتایا۔

میں جانا چاہتی ہوں واپس۔ دعا نے ان کے نورانی چہرے کو دیکھ کر کہا۔

کہاں جائے گی آپ بتادے ہمارا ڈرائی یور آپ کو با محفوظ آپ کو آپ کے گھر چھوڑ آئے گا۔ بانو بیگم نے کہا

اس تکلف کی ضرورت نہیں میں چلی جاؤں گی خود ہی۔ دعا نے انکار کرتے کہا۔

آپ کو پتا ہے آپ کراچی نہیں بلکہ اسلام آباد میں ہیں۔ بانو بیگم نے اس کے انکار پہ بتایا۔

ک کیا؟ دعا کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔

جی بیٹا جی آپ کو ہمیں جانتے تھے نہیں اور ہمارا یہاں آنا ضروری تھا اس لیے آپ کو یہی لے آئے کہ جب آپ کو ہوش آئے تو آپ کو اپنے گھر بھیج دو گی۔ بانو بیگم نے وضاحت دے کر کہا۔ ان کی بات سن کر دعا کی آنکھیں بھیگ گئی تھی کہ اب وہ کیا کرے گی نرما کے پاس بھی نہیں جا پائے گی۔

کیا سوچ رہی ہیں؟ بانو بیگم نے اس کو سوچ میں دیکھا تو سوال کیا

نہیں کچھ نہیں۔ دعا سر نفعی میں ہلا کر بولی۔

میں خود ایک بیٹی کی ماں ہوں آپ اپنا مسلا مجھے بتا سکتی ہیں اور کیا آپ کسی سے بھاگ رہی تھی؟ بانو بیگم نے شائستہ لہجے پوچھا دعا پہلے ان کو دیکھتی گئی پھر روتے ہوئے اپنا سارا حال ان کے سامنے بیان کر دیا جو بانو بیگم نے بہت غور سے سنا انہیں اپنے سامنے بیٹھی معصوم لڑکی پہ ترس آیا کہ اتنی کم عمر میں وہ سب برداشت کر چکی ہے اس کے خاموش ہونے کے بعد وہ اس کو روتا دیکھ کر صوفے سے اٹھ کر اسٹک کے سہارے اس کے پاس بیڈ پہ آگئی۔

اب رونا مت بیٹی خدا کی آزمائش سمجھ کر اب بس پر سکون ہو جاؤ اور آپ آج سے ہماری بیٹی بن کر اس گھر میں رہے گی۔بانو بیگم نے دعا کو اپنے ساتھ لگا کر تسلی دینے والے لہجے میں۔

نہیں آپ کا شکریہ میں اپنے گھر جاؤں گی۔دعا نے جلدی سے انکار کیا۔

شاید آپ بھول گئی آپ کا وہاں جانا نہ آپ کے لیے محفوظ ہے اور نہ آپ کی عزت کے لیے۔بانو بیگم نے اس کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔

می میں جانتی ہوں پر آپ کا مجھ پہ پہلے ہی بہت احسان اور اب مزید نہیں۔دعا نے اٹک اٹک کر بولتی اپنی بات پوری کی۔

یہ احسان نہیں آپ بس یہ سمجھ لیں کہ ہم بھی اپنی تنہائی سے بیزار ہے اور اگر آپ ہمارے ساتھ رہ لینگی تو آپ کو اپنا محفوظ مقام بھی ملے گا ماں بھی ملے گی اور وہ سب جو آپ چاہے گی۔ بانو بیگم نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

آپ کسی اجنبی پر ایسے یقین کیسے کر سکتی ہیں؟ دعا نے خود کا مزاق اُرانے والے انداز میں کہا

زمانہ شناس عورت ہیں ہم ایک نظر میں ہی انسان کو پہچان لیتے ہیں۔ بانو بیگم نے کہا

آپ کے گھر والوں کا مسلا نہیں ہو گا؟ دعا نے رضامندی دینے والے لہجے میں پوچھا

اب اور کوئی چارہ بھی تو نہ تھا جہاں وہ رہتی۔

بتایا جو بس یہاں میں ہی رہتی ہوں اور ایک ملازمہ۔ بانو بیگم نے اپنی بات دوہرا کر کہا۔

اور آپ کی بیٹی؟ دعا نے پوچھا

وہ تو شادی کے بعد دنیا کے رنگوں میں اس قدر گم ہے کہ اب شاید اس کو یاد بھی نہ ہو کہ اس دنیا میں ایک عدد اس کی ماں بھی ہے۔ بانو بیگم اداس ہو کہ بولی

سوری میں نے آپ کو افسردہ کر دیا۔ دعا نے ندامت سے سر جھکا کر کہا

معافی نہ مانگے آپ کا کیا قصور یہی تو زندگی ہے اور وقت وقت کی بات ہے ہر کوئی ی بس اپنی زندگی میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ ان کو یہ بھی خیال نہیں آتا کہ کوئی ی اپنے بھی ہیں جو ان کے پیار کے لیے ترستے ہیں ان کے وقت چاہتے ہیں۔ بانو بیگم نے اس کو شرمندگی سے نکالا۔

میں کوشش کروں گی کہ آپ کو کبھی مجھ سے شکایت نہ ہو۔ دعا نے آہستہ آواز میں کہا۔

آپ تو ٹھیک سے بول لیتی ہیں ہمیں تو ایسے ہی لگا کہ آپ اٹک اٹک کر بولتی ہیں۔ بانو بیگم نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے شرارت سے کہا جس پہ وہ مسکرا دی

💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥

عمیر تمہارے پاس کل والے نوٹس ہیں تو مجھے دینا۔ شاہزین عمیر کے گھر بیٹھا موبائل پہ کچھ ٹائپ کرتا مصروف سا بولا۔

میرے پاس تو نہیں ٹیسٹ جو نہیں دیا تو نوٹس بھی نہیں ملے۔ عمیر نے شاہزین کو آنکھ مار کر کہا۔

توبہ ہے کیا تھا اگر تم اور کشف آوارہ گردی کے بجائے کچھ پڑھ لیتے تو۔ شاہزین نے تاسف سے اس کو دیکھ کر بولا۔

یہ باتیں سمجھانے کے لیے عمارہ کافی ہے۔ تمہیں اس کی پوسٹ سنبھالنے کی ضرورت نہیں۔ عمیر شرمندہ ہونے کے بجائے اس کو شرمندہ کر ڈالا۔

نہیں کہتا میں کچھ پر یہ بتاؤ شادی کا کیا سین ہے۔ شاہزین بات بدل کر اس سے پوچھا

ابھی تو ایسا کوئی ی سین نہیں۔ عمیر نے صاف انکار کرتے کہا۔

کیوں منگنی کی تو بہت جلدی کردی اور شادی کا کوئی ی سین ہی نہیں؟ شاہزین تعجب سے بولا

اتنی جلدی میں نہیں چاہتا تھا وہ تو بس کشف کو صبر نہیں تھا ورنہ میں اسٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد چاہتا تھا۔ عمیر نے جواب دیا۔

تو محبت کرتے ہو نہ کشف سے؟ شاہزین اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

ہاں دوست کی طرح عزیز ہے مجھے۔ عمیر نے اُلٹا جواب دیا۔

نہیں میرا مطلب تھا جیسے کشف چاہتی ہے تمہیں۔ شاہزین نے وضاحت دی۔

وہ بھی مجھے دوستوں کی طرح چاہتی ہے۔ عمیر نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔

اُف عمیر تم ایک مسٹری ہو جو میں تو نہیں سمجھ سکتا۔ شاہزین ہاتھ اپر کرتا ہنکارا بھر کر بولا۔

ہاہاہا۔ہر کوئی ی سمجھ لیں ہمیں اتنے عام بھی نہیں۔عمیر ہنس کر ڈرامائی ی انداز میں بولا۔

ہاں جناب یہ تو ہلے پر مستقبل میں کشف نے تو جان ہی جاناہے آخر کو زندگی کی ساتھی جوہوگی۔شاہزین نے اس کی بات پہ کہا۔

ہمم یہ تو مستقبل ہی بتائے گا زین بابو۔عمیر بھاری آواز میں بولا تو وہ ہنس دیا۔

دعا کو بانو بیگم کے ساتھ رہ کر ایک مہینے سے زیادہ وقت ہوگیا تھا اور وہ اب ان سے ہر بات بنا جھجک کر لیتی تھی ان سے باتیں کرنا ان کو سننا دعا کو اچھا لگتا تھا اور اسے اب یہ بلکل محسوس نہیں ہوتا تھا کہ بانو بیگم سے خون کا رشتہ نہیں کیوں کی اس کو زندگی میں یہ سبق تو مل ہی گیا تھا کہ رشتے خون کے نہیں احساس کے ہوتے ہیں کبھی کبھی اپنے ہی انسان کو گرادیتے ہیں تو جن سے ہماری پہچان بھی نہ ہو تو وہ ہمیں اٹھادیتے ہیں کبھی نہ گرنے کے لیے۔

میرے آنے سے پہلے آپ گھر میں کیا کرتی تھی نانو؟دعا نے ان سے پوچھا جو گارڈن میں پودوں کو پانی ڈال رہی تھی۔

بس بیٹا میں تو اللہ کی عبادت کرتی تھی تب بھی اور یہاں پودوں کو پانی دیتی تھی اور اس علاقے کے بچے بھی آجاتے ہیں کبھی کبھی تو ان سے باتیں بھی۔ بانو بیگم اس کے پاس آتے ہوئے بتایا

اور آپ کا نواسا بھی ہے نہ جس کے لیے آپ نے کہا تھا کہ ان کی طرح میں بھی آپ کو نانو کہوں۔ دعا نے کچھ یاد کر کے کہا۔

ہم بلکل آجاتا ہے پر اب شاید پڑھائی میں مصروف ہو گا اس لیے نہیں آیا۔ بانو بیگم نے مسکرا کر کہا

اچھا۔ دعا نے سر ہلایا

میں بہت ٹائم سے آپ کو کہنا چاہتی تھی کہ تم آگے پڑھو یونیورسٹی میں۔ بانو بیگم نے اس کو دیکھ کر کہا

نہیں میں جتنا پڑھی ہوں اتنا کافی ہے۔ دعا نے مصنوعی مسکراہٹ سے کہا

میں آپ کو پوچھ نہیں بلکی بتا رہی تھی۔ بانو بیگم نے گھور کر کہا۔

نانو پلیز۔ دعا نے التجا کی۔

کوئی پلیز ویلیز نہیں۔ بانو بیگم اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اب باہر جانے سے خوف آتاہے میں بس اب چاروں دیواروں کے بیچ رہنا چاہتی ہوں۔ دعا نے اپنا ڈر بیان کیا۔

آپ کو پتا ہے انسان کو نہ لاپرواہ ہونا چاہئیے اور نہ ہی خوفزدہ کیوں کی یہ دونوں ہی زندگی کے لیے ناسور ہوتے ہیں۔ بانو بیگم نے گہری سانس لے کر کہا۔

آپ اپنی بات منوانے کا ہنر رکھتی ہیں؟ دعا نے تھکے لہجے میں کہا۔

ایک عمر گزاری ہیں آخر کو ہنر کو تو آنا تھا۔ بانو بیگم نے مسکرا کر کہا۔

یہ بات بھی آپ کی ٹھیک ہے۔ دعا نے متفق ہو کر کہا۔

اچھا میں اب دیکھتی ہوں آپ کے لیے کوئی اچھی سی یونی میں داخلہ۔ بانو بیگم نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر کہا۔ تو اس نے بس سر اثبات میں ہلایا۔

شاہزین آج اپنے کسی جاننے والا کے ساتھ ریسٹورینٹ میں کھانا کھانے آیا تھا اس کو آئے بہت وقت ہو گیا تھا جب اس کے موبائل پہ کال آئی

علی تم بیٹھو میں یہ کال سن کے آؤ۔ شاہزین نے اپنے ساتھ بیٹھے لڑکے سے کہا جس نے بس سر ہلایا۔

کہو کیا بات ہے۔ شاہزین نے فون پہ کہا

مجھے تم سے ملنا تھا۔دوسری طرف سے لڑکی کی آواز ابھری۔

دیکھو دانیہ۔وہ ابھی کچھ کہہ ہی رہا تھا جب اس کو ریسٹورینٹ کے کورنر سائیڈ پہ عمارہ کے ساتھ کسی لڑکے کو دیکھا اس کو کسی لڑکے سے ہنس کر بات کرتا دیکھ کر شاہزین کی رگیں تنی اور وہ فون کاٹ کر اس کی طرف آیا جہاں وہ تھے۔

عمارہ۔شاہزین اس کے ٹیبل کے پاس آکر ضبط سے بولا

واہ زین تم واٹ آ گریٹ سرپرائی ز۔عمارہ شاہزین کو دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ کر خوشدلی سے بولی۔

تم یہاں؟شاہزین لڑکے کو گھوری سے نوازتا اس سے پوچھا۔

ایک منٹ ویٹ میٹ مائے کزن برہان۔عمارہ نے اپنے ساتھ لڑکے کا تعارف کروایا۔

اسلام علیکم۔برہان خوشدلی سے اٹھ کر ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

وسلام۔شاہزین رسمن بس اتنا بولا۔

اور برہان یہ میرا دوست ہے شاہزین۔عمارہ نے پھر اپنے کزن کو کہا۔

پلیز سٹ۔برہان نے اس کو بیٹھنے کا کہا۔

تم نے بتایا نہیں یہاں کیوں پڑھنے سے فرصت مل گ ئی کیا؟شاہزین بیٹھ دوبارہ اپنا سوال عمارہ سے کیا۔

کہاں یہ نہیں آرہی تھی وہ تو میں مارہ کو زبردستی لے آیا۔عمارہ کے بجائے جواب برہان نے دیا تھا جس پہ شاہزین صبر کے گھونٹ بھر کہ رہ گیا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اس کو اتنا غصہ کیوں آرہاہے۔

مارہ؟شاہزین آئی برواپر کرتا سوالیہ انداز میں بولا۔

زیادہ تر گھر والے مجھے مارہ کہتے ہیں۔عمارہ نے چشمہ ٹھیک کر کے جواب دیا۔

اچھا۔شاہزین بس اتنا کہا پھر برہان کو دیکھ کر کہا

اگر "عمارہ"نہیں آرہی تھی تو آپ نے زبردستی کیوں لے آئے۔اس نے عمارہ پہ زور دیا

کیوں کی اس کی عادت ہے راضی ہو کر بھی انکار کرنا۔برہان بنااس کے لہجے پہ غور کیے بولا

بڑا جانتے ہو عمارہ کو۔شاہزین طنزیہ بولا۔

آخر کو بچپن سے ساتھ ہیں۔برہان فخریہ انداز میں بولا۔شاہزین نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں زور سے بند کی۔شاہزین کا موبائل بجا تو علی کا نام دیکھ کر اس کو یاد آیا کہ وہ یہاں اکیلا نہیں تھا اور علی کو اپنے انتظار میں بیٹھا کر وہ یہاں چلا آیا تھا۔

آپ لوگ بیٹھے میں اپنے دوست کہ ساتھ آیا تھا۔شاہزین کہتا اٹھ گیا۔

کھڑوس نہیں تھا تمہارا دوست ؟۔اس کے جاتے ہی برہان نے عمارہ سے پوچھا

بلکل نہیں وہ تو بہت اچھے ہیں آج شاید ان کا موڈ خراب تھا۔عمارہ نے اس جلدی سے جواب دیا۔

اممم ''ان کا''۔ برہان نے چھیڑا۔

سدھر جاؤ ہانی ایسا کچھ نہیں۔عمارہ نے سرخ چہرہ سے کہا۔

پر میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں۔ برہان معصومیت سے بولا۔

کچھ ہے بھی تو نہیں۔عمارہ نے چشمہ ٹھیک کرتے کہا

ہو بھی سکتا ہے۔برہان زیر لب بڑبڑایا۔

ٹن ٹون

شکیلا نہیں کیا گھر پہ؟دروازے پہ بیل کی آواز سن بانو بیگم نے لائی ونج میں بیٹھی دعا سے کہا جو کوئی ی میگزین پڑھ رہی تھی۔

نانو وہ کچن کے لیے کچھ چیزے لینے گ ئی ہیں میں دیکھتی ہ وں دروازے پہ کون ہے۔دعا ان کو بتاتے صوفے سے اٹھتی باہر چلی گ ئی۔دروازہ کھولتے ہی سامنے خوبرو لڑکا دیکھ کر وہ ڈر گ ئی اور جلدی سے اپنے سر پہ ڈوپٹہ ٹھیک کیا۔

کون ہو تم؟ عمیر اپنے نانو کے گھر کہ دروازے پہ انجان لڑکی دیکھ کر تعجب سے پوچھا

وہ م وہ م۔ دعا اٹک اٹک کر کچھ بولنا چاہا پر بول نہ پائی ی۔

بولنے کی صلاحیت سے محروم ہو کیا؟ عمیر نے دوسرا سوال بھی کر ڈالا۔

ن نہی۔ دعا نے جلدی سے اپنا سر نفعی میں ہلایا۔

کون ہے دروازے پہ۔ بانو بیگم خود اسٹک کہ سہارے چلتی ان تک آئی ی دعا بانو بیگم کو دیکھتی جلدی سے ڈور کر اندر کی طرف چلی گ ئی۔

عمیر کیسے ہ ں و میرے بیٹے۔ بانو بیگم خوشی سے نہال ہ ں وتیں اس کی جانب آئی ی۔

میں ٹھیک نانو آپ سنائے۔ عمیر ان کو اپنے ساتھ لگائے پوچھنے لگا اور اندر کی طرف آیا۔

اللہ کا شکر ہے۔ بانو بیگم نے جواب دیا

لڑکی کون تھی؟ نانو پہلے تو کبھی میں نے آپ کے گھر شکیلا کہ علاوہ نہیں دیکھا۔ عمیر کچھ دیر بعد دعا بارے میں پوچھنے لگا تو بنا جھجھک کر اس کو ساری بات بتادی۔

آپ ایسے کسی کو کیسے اپنے گھر میں پناہ دے سکتی ہیں؟ عمیر ناراضگی سے بولا۔

ایسے ہی نہیں رکھا اس کی بات میں سچائی محسوس ہ ں وئی ی تو رکھا ورنہ وہ بیچاری اس ظالم دنیا میں کہاں جاتی اور ہے بھی تو جوان لڑکی نہ۔ بانو بیگم آرام سے اس کو سمجھایا۔

اور خوبصورت بھی۔ عمیر نے منہ سے پھسلا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمیر۔بانو بیگم نے گھورا

کیا ہے نانو میں نے ایسے ہی بات کی۔عمیر نے وضاحت دی۔تبھی دعا وہاں چائے کی ٹرے لے آئی ی۔پہلے بانو بیگم کو دی پھر ڈر ڈر کر عمیر کی طرف بڑھائی ی پر اس کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی عمیر بھی ناں اس پہ دھیان دی ئی ے چائے پکڑ لی ڈر تھا کہ کہیں چائے اس کے اُپر ہی گرا دیتی۔

دعا تم بھی بیٹھو نہ ہمارے ساتھ۔اس کو اندر جاتے دیکھ کر بانو بیگم نے کہا۔

جی نانو بس کچن صاف کر لو۔دعا بہانا بناتی چلی گ ئی۔جب کی بانو گہری سانس لے کر رہ گ ئی اس کو خوفزدہ دیکھ کر

الحمداللہ میں شکل بہت خوبصورت ہے۔عمیر چائے پیتے بولا۔

تو؟نانو کو اس کی بات سمجھ نہ آئی ی۔

تو یہ آپ کی ن ئی نواسی مجھ دیکھ کر اتنا خوفزدہ ہ‍وئی ی جتنا کوئی ی ہارر موویز میں بھوت کو دیکھ کر نہیں ہوتا۔عمیر منہ بنا کر بولا۔

ہاہا۔ایسا نہیں ہے بس پہلی دفعہ ملی ہے نہ اس لیے۔بانو بیگم نے ہنس کر بولی۔

اچھا خیر یہ بتائیں آپ کہ چائے کیوں نہیں پی رہی؟عمیر اپنا چائے کا کپ خالی کرتا بولا

بس پانچ منٹ بعد آزان ہونے والی ہے اور میرا وضو ہے اس لیے اور میں نے چائے پینا کم کی ہے۔بانو بیگم نے جواب دیا۔

اچھا پھر اپنا کپ مجھے دے میں پی لیتا ہوں۔عمیر کہتے ہی ان کی سائی یڈ پہ رکھا کپ اٹھا لیا۔

تم کب سے چائے کے اتنے شوقین ہو گ ئی ے ہو؟بانو بیگم تعجب سے بولی۔

آج سے۔عمیر چائے کا گھونٹ بھر مزے سے بولا۔

ہاں دعا کے ہاتھوں میں جادو ہے کچھ بنا بہت مزیدار بناتی ہے۔بانو بیگم دعا کی تعریف کرتے بولی۔ان کی بات پہ چائے پیتے عمیر کو زبردست کھانسی کا دورہ پڑا۔

عمیر آہستہ کیا ہوا ہے؟بانو بیگم اس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر فکر مندی سے بولی۔

نہیں کچھ نہیں نانو آپ جائے آذان ہو رہی ہے۔عمیر خود کو سنبھالتا بولا۔

ہاں جاتی ہوں تم تو یہی ہو نہ ابھی۔بانو بیگم نے اٹھ کر پھر پوچھا

جی اتنے ٹائم بعد آیا ہوں ابھی تو یہی ہوں۔عمیر کپ ٹیبل پہ رکھتا بولا۔

صحیح میں نماز ادا کر لوں۔بانو بیگم کہتی لائی ونج سے نکل گ ئی۔عمیر بھی اپنی موبائل میں گم ہو گیا۔دعا بھی کچن سے نکلی تو لائی ونج میں آکر ٹیبل سے کپ اٹھانے لگی۔

چائے بنانے وقت آپ کا خیال کہاں تھا؟ عمیر موبائل میں اپنی نظر ٹکاتا اس سے سوال کیا پر دعا نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔ جواب نہ ملنے عمیر نے اس کی طرف دیکھا جو اس کو دیکھ رہی تھی۔

چائے آپ نے خود پی تھی یہاں ایسے ہی بس ہمارے لیے کی۔ عمیر نے ایک اور سوال کیا۔

م م میں آ آپ ک ک کی باب بات کا م م مطلب ن ن نہی نہیں س س م سمجھی۔ دعا نے اٹک اٹک کر بامشکل اپنی بات کی۔ اس کے ایسے بات کرتا دیکھ کر عمیر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی ی پھر کہا۔

اگر اور چائے ہو تو پی کے چیک کر ئی یگا سمجھ آجائے گی میری بات۔ اس کی بات پہ دعا دوبارہ کچن میں چلی گ ئی۔ عمیر اس کو جاتا دیکھ کر واٹس ایپ اسٹیٹس دیکھنے لگا۔ دعا کچن میں آتے ہی چائے کا ایک گھونٹ بھرا پر پھر جلدی سے سنک کی طرف آکر گرا بھی دی دعا کو شرمندگی کے احساس نے گھیر لیا اس کو پتا ہی چلا تھا کہ وہ چائے میں چینی کے بجائے نمک ڈال بیٹھی تھی۔

نجانے کیا سوچ رہے ہو گے وہ اور نانو نے کیسے پی لی اور ان کے نواسے نے بھی۔ دعا خود کو پریشانی سے کہنے لگی اور دوبارہ دونوں کپس کو دیکھا جو بلکل خالی تھے

وہ پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گ ئی۔

نانو میں اب چلتا ہوں۔ عمیر بانو بیگم سے بولا۔

کیوں ابھی تو شام ہے۔ بانو بیگم نے بتایا

وہ تو پتا ہے پر ضروری کام ہے۔ عمیر نے مسکرا کر کہا۔

مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔ بانو بیگم نے کہا

کہیے۔ عمیر ان کی طرف متوجہ ہوا

میں چاہتی ہوں جس یونی میں تم پڑھتے ہو اس میں دعا کا بھی داخلہ کرواؤ۔ بانو بیگم عمیر کو دیکھ کر کہا

جہاں میں ہوتا ہوں وہاں ہی کیوں؟ عمیر نے سوال کیا

وہ بہت خوفزدہ ہے اگر تمہارے ساتھ ہو گی تو مجھے بھی تسلی ہو گی۔ بانو بیگم نے وجہ بتائی ی

میں فارم لے آؤں گا اور آپ سبجیکٹ پوچھ ئی یے گا اس سے پہلے دن میں لے جاؤں گا ساتھ پر بعد میں آپ اس کو اپنے ڈرائیور سے کہ ئی یے گا کیوں کی میرا آنا ہر روز ممکن نہیں۔ عمیر نے کہا

اس کی تم فکر مت کرو میں جانتی تمہارے لیے مشکل ہو گا کیوں کی بہت فاصلہ ہے بس تم وہاں دعا کا خیال رکھنا۔ بانو بیگم نے اس کی بات پہ جلدی سے بولی

دعا کا ایڈمیشن عمیر نے کروالیا تھا پر ان کا ڈپارٹمنٹ الگ الگ تھے بہت سبجیکٹ کی وجہ سے بھی اور عمیر کا اس سے سینئی رہونے کی وجہ سے بھی اور آج دعا کا یونی میں پہلا دن تھا جس کی وجہ سے وہ کچھ نہیں بلکے بہت نروس تھی۔ وہ گلابی کلر کے شلوار قمیص پہنا تھا اور نیٹ کا گلابی ڈوپٹہ اپنے سر پہ اچھے سے پہنے وہ اپنے کندھوں کے اطراف سکن کلر کی چادر ڈال رکھی تھی۔ وہ اب تیار تھی بس عمیر کے انتظار میں تھی بانو بیگم نے اس کو بتایا تھا کہ پہلی بار جا رہی ہو تو وہ اس کے ساتھ پھر ڈرائی یور سے ہی چلی جانا اس کو یہ بات ٹھیک بھی لگی پر وہ عمیر سے شرمندہ تھی کہ اس نے نمک والی چائے بنا کہ دے تھی۔

ارے ماشااللہ بہت پیاری لگ رہو۔ وہ جسے باہر آئی ی تو بانو بیگم نے اس کو دیکھ کر کہا شکریہ۔ دعا جھنپ کر بولی تب باہر گاڑی کے ہارن کی آواز آئی ی تو وہ بانو بیگم کو خدا حافظ کہتی نکل گئی۔

محترمہ آگے والی سیٹ پہ آئے۔ عمیر اس کو گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ کھولتے دیکھا تو کہا۔ تو دعا سر جھکا کر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی عمیر ایک نظر اس کو دیکھتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا اور ساتھ ہی میوزک پلے بھی آن کر دیا۔

Ye nazar bhi ajeeb thii___

Iss nay dekhay thai manzar sabhii☆~~

___Dekh kar tujhay ik dafah

Phir kesi ko na dekha kabhi_____

گانے کے بول پہ دعا کی کیفیت اور عجیب ہو گئی وہ تو پہلے ہی نروس تھی اب تو بس راستہ جلدی سے گزرنے کی دعائیں کرنے لگی پہلے سوچا کہ اس سے کہے کہ گانا بند کر دے پھر سوچا نجانے کیا کہے کہ میری گاڑی میری مرضی تو وہ کیا کرے گی۔ اس لیے خاموش رہی۔

Mera pahla junnon _______tou merA

Pahla junnon ____ ishq aaakhri hai______tou

Meri zindagi hai_______tou

Gum hai ya khushiii hai tou___

Meri Zindagi hai tou______merii

Zindagi hai___tou

عمیر آرام سے گاڑی ڈرائیو کرتا گانا سننے میں مگن تھا پھر جب اس نے اپنے ساتھ بیٹھی دعا کو دیکھا جو کچھ بے چین لگی اس کو شاید گانا اچھا نہیں لگ رہا تھا پہلے خیال آیا کہ بند کردے پھر سوچا اگر اچھا نہیں لگ رہا اسے تو خود ہی منع کردے وہ کیوں اپنا مزہ خراب کرے۔

ایسے سوچتے وہ دل پہ پتھر رکھ کر میوزک بند کردیا جس پہ دعا نے شکر کا سانس لیا۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ایزی ہو کر بیٹھو اور وہاں بھی کانفڈنٹ کے ساتھ رہنا اور بات کرنا ورنہ مزاق بننے میں دیر نہیں لگتی۔ عمیر نے میوزک بند کرتے اس کو نصیحت کی جو بار بار اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کرنے میں لگی ہوئی ی یا چادر ٹھیک کرنے میں۔

ج جی۔ دعا نے بس اتنا کہا۔

لڑکیاں تو بہت بولتی ہیں تم کیوں اتنی کم گو ہو؟ اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے اٹک اٹک کے بولنے پہ ہنسو گا یا مزاق اڑاؤ گا تو بلکل بھی نہیں میں ایسا نہیں کروگا۔ عمیر اپنی اتنی بڑی بات کا جواب ایک لفظی سن کر پہلے منہ بنا کر پھر خوشدلی سے کہا۔

م میں ک ک کم ن ن نہیں بوب بولت بولتی۔ دعا کو نجانے کیوں عمیر سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ اس کو بتانا چاہتی تھی کہ وہ اٹک اٹک کر نہیں بولتی پر کہہ نہیں پائی ی۔

ہاں میں ہی بہرا ہوں پھر۔ عمیر طنزیہ بولا۔ پھر یونی پہنچ کر گاڑی کو بریک لگائی ی اور باہر نکلا اس کو نکلتا دیکھ کر دعا بھی گاڑی سے نکل آئی ی۔

آؤ۔ عمیر اس کو اشارہ کرتا ساتھ قدم ملانے لگا۔

گائی یز وہ دیکھو عمیر کے ساتھ لڑکی۔ ہمیشہ کی طرح انتظار کرتے اس کے دوستوں نے جب کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تو فواد نے بولنے میں پہل کی جس کی بات پہ سب نے ان دونوں کو دیکھا کشف بھی عمیر کے ساتھ قدم ملاتی لڑکی کو عجیب نظروں سے دیکھا۔

کتنے پیارے لگ رہے ہیں دونوں۔ عمارہ نے دونوں کو دیکھ کر اشتیاق سے کہا جس پہ تینوں نے اس کو گھورا جواب میں وہ زبان دانتوں تلے دبا گئی۔ شاہزین عمیر کو دیکھا جو بلیک شرٹ اور پینٹ پہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور شرٹ کے اُپر والی بلیک جیکٹ کو اپنے بازوں میں تھامے آ رہا تھا اور ساتھ لڑکی کو دیکھ کر اس کو عمارہ کی بات صحیح لگی۔

ہائے گائی یز۔ عمیر نے ان کے پاس آ کر بولا۔

یہ کون ہے؟ کشف نے سوال کیا۔

یہ دعا ہے نانو کی رشتہدار کی طرف سے ہے اور یہ اب اس یونی میں پڑھے گی۔ عمیر نے مختصر تعارف کروایا جس پہ سب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور خوشدلی سے اس کو ویلکم کیا۔

تم سے مل کر اچھا لگا پیاری لڑکی۔ عمارہ نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے اس سے کہا جو عمر میں اس سے چھوٹی تھی۔

شکریہ۔ دعا نے ہمت کر کے بنا اٹک کر جواب دیا۔

تم لوگ چلو میں دعا کو اس کے ڈپارٹمنٹ میں چھوڑ کے آتا ہوں۔ عمیر ان سے کہتا دعا کو لے کر چلا گیا شاہزین فواد کشف عمارہ بھی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف چلے گئے

یہ رہی تمہاری کلاس اور اگر کسی چیز کی مدد کی ضرورت ہو تو مجھ سے مدد مانگنے میرے ڈپارٹمنٹ میں آسکتی ہو۔ عمیر اس کو کلاس کے سامنے چھوڑتا بولا۔

جی شکریہ آپ کا۔ دعا نے کہا جس پہ عمیر کو حیرت ہوئی کہ پہلے تو اتنا اٹک کہ بات کر رہی تھی پر وہ اپنا سر جھٹکتا نکل گیا۔

کیسا تھا پہلا دن؟ بانو بیگم نے اپنے ساتھ رات کا کھانا کھاتی دعا سے سوال کیا۔

اچھا تھا نانو اور ایک دوست بھی ہوئی ی عالیہ اور وہ اتنا بولتی ہے کہ کیا بتاؤں۔ دعا منہ میں نوالا ڈالتی ان کو بتایا۔

چلو یہ تو بہت اچھا ہوا ورنہ ہمیں تو فکر تھی کہ جانے آپ بات کسی سے کریگی بھی کہ نہیں۔ بانو بیگم اس کو دیکھتی محبت سے بولی۔

آپ کے نواسے نے کہا تھا کہ وہاں کانفڈنٹ سے رہنا اور بات بھی کانفڈنٹ سے کرنا وہاں لوگ مزاق بنانے میں دیر نہیں کرتے۔ دعا نے ان کی بات پہ عمیر کا کہا بتایا

میرے نواسے کا نام عمیر ہے۔ بانو بیگم اس کے عمیر کے ایسے لقب پہ مسکرا کر بولی

ہاں وہی انہوں نے کہا تو مجھ سے جتنا ہو سکا میں نے اتنا خود کو کانفڈنٹ کرنے کی کوشش کی۔ دعا نے بتایا

سہی ہے ویسے بھی انسان کو خود مختار ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگی میں ہر مشکل کا ہمت اور حوصلے سے سامنا کرے بجائے رونے اور پریشان ہونے سے پریشانی مسلے کا حل نہیں ہوتا اور نہ ہی رونہ بس یہ کہا کرتے ہیں کہ رونے سے دل ہلکا ہو جاتا۔ بانو بیگم نے آرام سے اس کو سمجھایا

میں کوشش کروگی۔ دعا نے عزم سے کہا

انشااللہ۔ بانو بیگم نے مسکرا کر کہا۔

عمیر اپنے کمرے آکر لیٹ کر سو یا ہی تھا جب اس کی دعا کی بات یاد ''میں کم نہیں بولتی '' اس کے بات کرنے کا انداز یاد کر کے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی پھر وہ آنکھیں بند کرتے نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

کیااس کو گرمی نہیں لگتی اتناخود کو چادروں میں ڈھانپ کرر کھاہے؟وہ لوگ اس وقت کیفیٹریامیں تھے جب کشف اپنے سامنے والی ٹیبل پہ دعاکی طرف اشارہ کرتے کہاجو عالیہ کی بات سن رہی تھی۔

نہیں جن کو عادت ہوان کوان چادروں کے بغیر گرمی لگتی ہے۔فوادنے مزاقً انداز میں کہا۔پر عمارہ اپنی کتاب میں مگن تھی اور شاہزین کال سننے کے لیے کچھ دور تھاجب کی عمیرنے اس کی بات پہ اپنی نظریں موبائل سے ہٹاکر دعاکی طرف دیکھاجو بلیک شلوار قمیص پہنے ڈوپٹہ سرپہ اچھے سے پہن رکھاتھاجب کی کندھوں پہ سکن کلر کی چادر تھی وہ سب سے بہت منفرد اور خوبصورت لگی عمیر کوجو بنا آس پاس دیکھے اپنے آپ میں مگن عالیہ باتوں میں تھی پھر اس نے اپنے پاس بیٹھی کشف کو دیکھاجو بلوٹاپ اور بلو پینٹ میں تھی۔کھولے بال وہ اپنی حالت سے لاپروہ موبائل میں مگن تھی عمیر کو پہلی دفعہ کشف کی ڈریسنگ بری لگی تھی۔

عمارہ تمہاری کزن کی شادی کب ہے؟شاہزین واک کرتے کرتے عمارہ سے پوچھا

وہ کینسل ہوگئی۔عمارہ نے دکھی چہرہ بنائے بتایا

اوہ کیوں؟شاہزین نے پوچھا

بس فیملی پروبلمز کی وجہ سے۔عمارہ نے کندھے اچکا کر بتایا۔

ٹھیک۔شاہزین نے سر ہلایا۔

ویسے زین تمہارا کیا ہے سین پڑھائی کے بعد؟عمارہ نے سرسری سا پوچھا

ڈیڈ کے ساتھ بزنس کروگا۔شاہزین نے بتایا

اس کے بعد؟عمارہ نے پوچھا

اس کے بعد اپنا خود کا بزنس شروع کروگا۔شاہزین مسکراہٹ ضبط کرتا بولا۔

اور پھر؟عمارہ نے بے چینی سے پوچھا

اور جہاں امی کہے گی وہی شادی کروگا وہ تو ابھی کروانا چاہتی ہیں پر میں نے روک رکھا ہے۔شاہزین اس کو جانچنے کے لیے بولا۔

نائس میں آتی ہوں ذرہ۔عمارہ کہتی بھاگ کر نکل گئی۔جب کی شاہزین کا قہقہقہہ نکل گیا۔

پاگل۔شاہزین اس کے جانے کے بعد خود سے بولا۔

عمیر آج تم دعا کو اپنے ساتھ باہر لے جاؤ۔عمیر آج بانو بیگم سے ملنے آیا تھا تو انہوں نے کہا۔

مجھے تو اعتراض نہیں آپ اس سے پوچھ لیں۔ عمیر کہتے ہی دعا کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

مجھے کچھ ضروری نوٹس بنانے تھے۔ دعا نے بہانا کیا اب اس کو عمیر کے سامنے زیادہ بولنے میں ہچکچاہٹ نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی گھبراہٹ۔

بعد میں کر لینا۔ عمیر نے اس کو مخاطب کر کے کہا۔

میں چادر لے آؤ پھر۔ دعا کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی عمیر کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔

تم ہمیشہ سے ہی ایسے پردہ کرتی ہو؟ گاڑی میں بیٹھتے ہی عمیر نے اس سے پوچھا

جی۔ دعا نے جواب دیا۔

کیوں؟ بے ساختہ پوچھا گیا

تاکہ غیر مردوں کی بری نظروں سے بچ سکوں۔ دعا نے نظر جھکا کر بتایا۔

کیا کسی کا دیکھنا اتنا برا ہے؟ عمیر نے دوبارہ پوچھا

کسی کا نہیں بس نامحرم کا دیکھنا برا ہے۔ دعا نے وضاحت دی۔

تو کیا سب کی نظریں بری ہوتی ہیں ایسے بھی تو کوئی ی دیکھتا ہے۔ عمیر کندھے اچکا کر بولا۔

وہ تو اللہ بہتر جانتا ہے بس ہمیں نا محرم مردوں سے پردے کا حکم ہے۔ دعا نے رسانیت سے اپنی بات کی۔

اچھا تو تمہاری خیال کے مطابق لڑکی کو کیسے ہونا چاہئی یے۔ عمیر نے دلچسپی سے سوال کیا

لڑکی کو چاند نہیں ہونا چاہئی یے۔ جس کو ہر کوئی ی شوق سے چاہت سے محبت سے دیکھتا رہے۔ میرے خیال میں لڑکی کو سورج ہونا چاہئی یے۔ جسے کوئی ی بھی عام شخص نہ دیکھ سکے وہ جسے دیکھنے کے لیے خاص قوت درکار ہو وہ جس کی روشنی کی حدت سے آنکھیں چندھیاں لگے وہ جیسے دیکھنے کے لیے آنکھ اٹھائی یں تو ہزار بار جھپکے وہ بولے تو اس کے لہجے کی تپش برداشت نہ ہو وہ جو گرجے تو مضبوط عمارتیں ڈھے جائی یں۔ اسلام کی چادر سے خود کو ڈھانپ کر رکھے ایسا ہونا چاہیے لڑکی کو۔ دعا نے ٹرانس کی کیفیت میں سب بتاتی گ ئی۔ عمیر سانس روکے اس کا ایک ایک لفظ سن رہا تھا اس میں اب مزید ہمت نہ تھی کہ کچھ اور پوچھے۔

میں تو ایسے ہی سمجھا تھا کہ تم کم بولتی ہو۔ عمیر نے کچھ دیر بعد کہا۔ تو اس نے بس مسکرانے پہ اکتفا کیا۔

ہمارے یونیورسٹی میں ان تینوں کا ٹشن ہی کچھ اور ہے۔عالیہ نے سیڑھیو پہ بیٹھی دعا کہ کے پاس آکر عمیر شاہزین اور فواد کی طرف اشارہ کرتے کہا جو ریس لگا رہے تھے۔

تم امپریس ہوان سے ؟دعا نے پوچھا

میں کیا سب۔عالیہ نے آنکھیں گھما کر بتایا۔

اوہ۔دعا نے د سر ہلایا

عمیر اور کشف کا تو کوئی ی جوڑ ہی نہیں۔عالیہ نے افسوس سے کہا۔

جوڑ کیسا وہ تو بہت اچھے دوست ہیں۔دعا کو اس کی بات سمجھ نہ آئی ی۔

کیا تمھیں نہیں پتا ایک سال پہلے ہی ان کی منگنی ہوئی ی تھی۔عالیہ نے بتایا۔

اا چ اچھا مجھ مجھے س سچ م میں ن نہیں ت تھا پ پ پت پتا۔دعا کو نجانے کیوں یہ بات جان کر عجیب محسوس ہوا۔

اچھا اب تو پتا چل گیا میں تو یہ کہہ رہی تھی کشف کچھ زیادہ ہی بولڈ قسم کی ہے اور عمیر تو خوبصورتی میں اور ہر لحاظ سے اس سے بہتر ہے۔عالیہ نے کہا۔

نہیں اگر وہ ساتھ ہیں تو ان کو زیادہ پتا ہو گا نہ ایک دوسرے کے بارے میں کیا پتا عمیر کو کشف اور اس کی بولڈنس کا نفڈنس ہی پسند ہو اور اچھے دوست سے زیادہ ہمسفر کوئی ی ہو بھی نہیں سکتا۔دعا نے اپنا نظریہ بتایا۔

دوست ہمیشہ دوست ہی رہتا ہے اگر اس سے شادی ہو تو وہ بس ہمسفر اور زندگی کا ساتھی بن جاتا ہے دوستی کا رشتہ تو کہیں اور جا کر سو جاتا ہے۔عالیہ نے اس کی بات پہ اختلاف کیا۔

دوستی اتنی کمزور نہیں ہوتی اگر دوست مخلص ہو تو اور ان کا گروپ تو ماشااللہ بہت پیارا ہے یونی میں اکیلے کہیں بھی نہیں جاتے اگر کوئی ی نہ ہو تو باقی اس کا انتظار کرتیں ہیں۔دعا نے کچھ یاد آتے ہوئے بتایا

ہاں یہ تو ہے پر خیر ہر کسی کی اپنی زندگی ہے وہ اپنے لیے اگر فیصلا کر رہا ہے تو کچھ سوچا ہی ہو گا۔عالیہ نے بھی ہاتھ جھاڑ کر کہا۔

اچھا میں لائبریری سے کچھ کتاب دیکھ کر آتی ہوں۔دعا کہہ کر اٹھ کر چلی گئی۔

آج کشف نہیں بتا رہی تھی کہ اس کا کزن آ رہا ہے آمریکا سے۔عمارہ نے گراؤنڈ پر ان تینوں کو آ کر دیکھا تو بتایا

ہاں میری بات ہوئی ی تھی کل رات۔عمیر اپنا پسینہ صاف کرتا بولا۔

میں دعا کو دیکھتے آتا ہوں۔عمیر کہہ کر عالیہ کے پاس جانے لگا دعا کا پوچھنے

ان محترم کو تو اب بس دعا کا دیدار ہی کرنا رہ گیا۔فواد گھاس پہ بیٹھ کر بولا۔

تو تمہیں کیا مسلا ہے اس کے نانو کی قریبی رشتہداروں میں سے ہے تو عمیر کی کزن ہوئی ی اور اس کا خیال رکھنا تو اس پہ فرض ہے۔ عمارہ نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے گھور اس کو کہا۔

جی جی شاما چاہتا ہوں آپ سے ہم سے بھول ہو گ ئی۔ فواد اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کے بولا۔

اپنی ڈرامے بازی اب بند بھی کرو۔ شاہزین چڑ کر بولا۔ تو وہ خاموش ہو گ ئی ے۔

کیا میں آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟ دعا کوئی ی کتاب پڑھ رہی تھی جب اس کا کلاس فیلو جمیل اس کے پاس آ کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی کہیں۔ دعا نے اجازت تھی۔

میں آپ سے بہت ٹائم سے بات کرنا چاہتا تھا پر کبھی موقع نہیں ملا آج ملا تو سوچا آپ سے کہہ دوں۔ اس نے کہتے ہی خاموش ہوا۔

آپ بات کرے میں سن رہی ہوں مجھے پھر باہر جانا ہے۔ دعا نے اس کو چپ ہوتا دیکھ کر اپنی بات جاری رکھنے کا کہا۔

میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا پر عمیر نے اس کا ہاتھ بیچ میں ہی زور سے پکڑا اور باہر آنے کا اشارہ کیا کیوں کی لائی بریری میں وہ تماشا

نہیں چاہتا تھا جب کی دعا تو اس کی اتنی سی بات پہ ہی کانپ کہ رہ گئی تھی اس نے اس وقت پہ لعنت بھیجی جس پہ اس نے بات کرنے کا کہا

ہاں تو کیا کہہ رہے تھے تم؟ عمیر نے باہر لا کر اس سے پوچھا

میں ان کو پسند

اس کی بات بیچ میں ہی تھی جب عمیر نے اس کو منہ پہ زور سے مکہ دے مارا جمیل کو اپنے دانت ٹوٹتے محسوس ہوئے گراؤنڈ میں سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے دعا عالیہ کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

عمیر کیا پروبلم ہے؟ شاہزین اس کے پاس آکر پوچھنے لگا

یہ کیا حرکت ہے عمیر میں تو عزت سے ان سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ جمیل غصے سے بولا

آج کے بعد تم مجھے دعا کے آس پاس بھی نظر مت آنا ورنہ پھر تم کسی کو نظر نہیں آؤ گے۔ عمیر دوبارہ اس کے چہرے پہ وار کرتا بولا۔

عمیر کنٹرول کرو تماشا لگ رہا ہے۔ شاہزین اس کو اپنے ساتھ کھینچ کر بولا۔ عمیر اس کو تھکا دے کر دعا کو ہاتھ پکڑتا یونی سے باہر نکلنے لگا جب کی سب سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

گاڑی میں بیٹھو یا میں بیٹھاؤ ؟اس کو ایک جگہ اسٹل دیکھ کر عمیر نے دھاڑ کر کہا۔تو جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گ ئی۔

کیوں بات کر رہی تھی اس سے ؟عمیر نے کچھ آرام سے پوچھا

ووہ م مجھ ل لگا ک کہ ش ش شاید ک کو کوئی کوئی ی ض ضروری ب بات ہ ہو۔دعا نے روتے ہوئے بتایا

سن لی پھر اس کی ضروری بات۔عمیر طنزیہ بولا

مجھے سچ م میں ن نہیں تھا پتا کہ ایسی کوئی ی بات بھی ہو گی۔دعا نے اپنی صفائی ی دینی چاہی

آج کے بعد تم مجھے کسی اور لڑکے سے بات کرتے نہ دیکھو۔عمیر اپنے بالوں میں ہاتھ ڈال کر ضبط سے بولا۔اس کی بات پہ دعا نے بس سر ہلایا کچھ پوچھنے کی ہمت نہ تھی۔

اگر کشف کو تمہارے اس حالِ دل کا پتا لگ گیا تو وہ کتنا ہرٹ ہو گی اس بات اندازہ ہے تمہیں۔شاہزین عمیر کے اپر برس کے بولا

ایسا نہیں کچھ بس مجھے غصہ آ گیا تھا۔عمیر نے نظر چُرا کر کہا

میری طرف دیکھ کر بات کرو۔شاہزین اس کا چہرہ اپنی طرف کر کے بولا

کیا ہے۔ عمیر اس کو دیکھ کر بولا۔

وہی تو میں پوچھ رہا ہوں۔ شاہزین اس کے ساتھ بیٹھ کر بولا۔

مجھے وہ اچھی لگتی ہے۔ عمیر نے آخر اعتراف کر لیا۔

بس اچھی؟ شاہزین نے کنفرم کرنا چاہا

بس میں جو اس کے بارے میں فیل کرنے لگا ہوں پہلے کسی کے لیے نہیں کیا کشف کے لیے بھی نہیں پر دعا کا اس جمیل ساتھ بیٹھنا ہی مجھے آگ لگا گیا تھا۔ عمیر اپنا سر پکڑ کر اپنی کیفیت بتانے لگا۔

محبت کر لی وہ بھی کسی اور سے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم کسی اور سے منگنی کر چکے ہو وہ بھی اپنی دوست سے سب سے اچھی دوست۔ شاہزین اس کی بات پہ تیز آواز میں بولا۔

محبت پوچھ کر تو نہیں ہوتی یہ تو دل کی بات ہے جب اس کو کوئی ی پسند آ جائے اور قبضہ کر لے۔ عمیر برا مان کت بولا۔

ہاں پر عمیر تمہارے ایک فیصلے سے اگر تم نے کشف سے منگنی توڑنے کا سوچا نہ تو ہماری بچپن کی دوستی میں ڈرار آ جائے گی کشف کو اپنانے کا فیصلا تمہارا اپنا تھا جس پہ سب

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوش تھے اور ساتھ بھی تھے پر چھوڑنے کا سوچو گے تو کوئی ی ساتھ نہیں ہو گا۔شاہزین نے اس کو حقیقت میں لانا چاہا

تم لوگوں کو مجھے سمجھنا چاہیے۔عمیر نے احتجاج کیا۔

سمجھ رہے ہیں اس لیے تو کہہ رہا ہوں اور کشف ناواقف تو اس کو ناواقف ہی رہنے دو۔شاہزین نے بات ختم کرنی چاہی۔

تم نے خود کہا کہ مجھے اس سے محبت ہے تو یہ بھی بتادو کہ کیا انسان محبت کو ایسے چھوڑ سکتا ہے۔عمیر اس کے سامنے آکر سوال کرنے لگا۔

محبت کو نہ انسان ختم کر سکتا ہے اور نہ چھوڑ سکتا ہے اس میں انسان بے بس ہوتا ہے پر اس کو اپنے دل کے کسی کونے میں دفن ضرور کر سکتا ہے محبت میں اور دوستی میں اب تمہیں کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے میں تمہارے دونوں فصلوں میں تمہارا ساتھ دوں گا کیوں کی دوستی میں مرتے دم تک کا ساتھ دینا چاہیے عمارہ اور فواد کا میں کجھ نہیں کہہ سکتا اور کشف تو پھر تمہارا چہرہ دیکھنا بھی پسند نہ کرے۔شاہزین اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا۔

میری قسمت میں محبت پانا کیوں نہیں؟عمیر نے دکھ سے اس سے پوچھا

ایسا نہ کہو عمیر ہم سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں اور میں بھی اس لیے میں نہیں چاہتا کہ تم بعد میں پچھتاؤ۔ شاہزین اس کی بات پہ فورن سے بولا۔

میں کشف سے کہوں گا کہ ایگزیمز سے پہلے شادی کر لیتے ہیں کیا پتا تب میرے فیصلا کرنا مشکل نہ ہو۔ عمیر اپنے آپ پر ضبط کرتا بولا

ضرور۔ شاہزین مسکرا کر بولا۔

میں اب سونا چاہوں گا۔ عمیر نے اس کو دیکھ کر کہا

ہاں میں بھی بس اپنے گھر جانے والا تھا۔ شاہزین بولا۔

کمرے میں آکر عمیر بیڈ پہ گرنے والے انداز لیٹ گیا۔

اور اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر اپنی قسمت لکھنے کا اختیار ہو مجھے

تو میں اپنے نام کیساتھ ہر بار تجھے لکھوں۔

دعا آج یونی نہیں گئی تھی کل کی بات پہ وہ اب تک پریشان تھی اس نے بانو بیگم کو کچھ نہیں بتایا تھا ان کے پوچھنے پر بس یہی کہا کہ آج طبیعت ٹھیک نہیں جس پہ انہوں

نے آرام کرنے کا کہا تھا وہ باہر گارڈن میں بیٹھی عمیر کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس کو اتنا غصہ کیوں آیا تھا اور اس نے اتنی سی بات پہ جمیل پہ دو بار مکہ دے مارا اگر بات ایڈ من تک پہنچ جاتی تو کتنا مسلا ہو جاتا اور اس کے کردار پہ بات بن جاتی۔

کیا سوچ رہی ہیں؟ بانو بیگم اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

کچھ خاص نہیں نانو بس اندر اچھا نہیں لگ رہا تو سوچا یہاں آ جاؤ۔ دعا اپنے دماغ سے ساری سوچے جھٹکتی ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کو دیکھاتی۔ بانو بیگم فکر مند ہو کر بولی۔

نہیں ایسی بھی خراب نہیں۔ دعا ہنس کر بولی۔

پکی بات ہے نہ۔ انہوں نے جانچ نے والے انداز میں پوچھا

بلکل پکی بات۔ دعا نے سر ہلا کر بتایا تو وہ مطمئن ہوئی

نانو میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ میرے ایسے گھر سے نکلنے پہ چچا نے مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کی ہو گی ان کو احساس ہوا ہو گا کے وہ کتنا غلط کر رہے تھے۔ دعا نے کچھ دیر بعد کہا

پورانی باتوں کو یاد کرنے کا فائدہ نہیں اس لیے ماضی سمجھ کر بھول جاؤ۔ بانو بیگم نے سانس خارج کرتے کہا

نانو ماضی اچھا ہو یا برا یاد ہمیشہ رہتا ہے اور میرا تو سیاح تھا۔ دعا طنزیہ مسکراہٹ سے
بولی۔

مایوسی والی باتیں نہیں کرتے اور تمہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ تمہیں محفوظ
رکھا۔ بانو بیگم نے ڈپٹا

شکر ادا تو میں بہت کرتی ہوں۔ دعا نے جلدی سے بتایا۔

تم نے ساتھ نہیں جانا کیا؟ فواد نے عمیر سے پوچھا

نہیں تم لوگ شاپنگ پہ جا رہے ہو نہ تو میرے لیے کچھ لے لینا مجھے کچھ کام تھا۔ عمیر
نے جواب دیا

کیسا کام؟ شاہزین نے سوال کیا۔

ہے کوئی ی۔ عمیر نے ٹالا

کشف کی یاد آرہی ہو گی اتنے دنوں سے جو نہیں۔ عمارہ نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے اس کو
چھیڑا

اب ایسی بات بھی نہیں۔ عمیر نے اس کو گھور کر دیکھا۔

ویسے پیاری عمارہ تم نے کتابوں کی بات کرتے وقت بہت پیاری لگتی ہو اور باتیں تم پہ سوٹ نہیں۔ فواد نے عمارہ کو چڑایا

تم تو چپ رہا کرو۔ عمارہ نے منہ بنا کر کہا۔

اب انسان سچ بھی نہ بولے۔ فواد نے دھائی دی۔

ان باتوں کو چھوڑو یہ بات کرو کہ کشف کو کیسے بھی کر کے کہیں ملنے پہ بلاؤ وہ تو اپنے کزن کو پاکستان گھمانے کے چکر میں ہمیں بھول گئی ہے۔ شاہزین ان کو لڑائی کرنے کی تیاری میں دیکھتا بات بدل کر بولا۔

کیوں خیریت تمہیں کیوں اس سے ملنے کی جلدی ہو رہی ہے؟ فواد نے تجسس سے پوچھا

عمیر نے اس سے کوئی بہت ضروری بات کرنی ہے اس لیے۔ شاہزین اس کی بات پہ دانت پیس کر بولا

کونسی بات؟ عمارہ نے عمیر کو دیکھ کر پوچھا

کرو گا تو پتا لگ جائے گا تمہیں تم لوگوں کے سامنے ہی کروں گا۔ عمیر مصنوعی مسکراہٹ سے بولا۔

اچھا صحیح پھر ہم چلتے ہیں۔ فواد اس کی بات پہ بولا

ہمم۔عمیر نے بس اتنا کہا۔

آپ؟دعا دروازے پہ عمیر کو دیکھتی حیرت سے بولی

پہلی دفعہ تو نہیں آیا جو اتنا حیران ہو رہی ہو۔عمیر اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

نہیں وہ ایسے ہی بس۔دعا شرمندہ ہوئی۔

نانو کہاں ہیں؟عمیر لائی ونج میں آکر اس سے پوچھا

پڑوس میں کسی جاننے والوں کی طرف ہے۔دعا نے بتایا

صحیح۔عمیر نے سر ہلایا۔

میں آپ کے چائے لاتی ہوں۔دعا کہہ کر جانے لگی۔

سنو۔عمیر نے پیچھے سے آواز لگائی ی

جی۔دعا نے فورن سے جواب دیا

چائے میں نمک ضرور ڈالنا۔عمیر نے اس کو دیکھ کر کہا

اس دن غلطی سے ہو گیا تھا ورنہ نہیں کرتی میں ایسا کچھ۔دعا نے سر جھکا کر بتایا اس کو لگا

شاید وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہے

پر میں خود کہہ رہا ہوں کہ ایسا کرو۔عمیر سنجیدگی سے بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔دعانے حیرت سے اس کو دیکھ کر بولی

جی۔ عمیر نے بھی اس کے انداز میں کہا

چائے میں نمک ڈال کر کون پیتا ہے؟دعانے اس کو عقل دلانے کی کوشش کی

میں پیتا ہوں اب اور کوئی ی بات نہیں۔ عمیر نے کہااور اس کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ

سر ہلاتی چلی گ ئی نمک والی چائے بنانے۔

یہ لیں۔دعانے کپ اس کی طرف بڑھایا

شکریہ۔ عمیر نے کپ پکڑ کہا۔

آپ نے کبھی بتایا نہیں کہ آپ کی منگنی ہوئی ی ہے کشف سے؟دعانے اپنے لہجے کو

سر سری کر پوچھا

تم نے پوچھا ہی نہیں کبھی۔ عمیر کڑوی چائے کا گھونٹ بھر کو بولا

ہاں بھی ہے اتنی بات بھی نہیں ہوتی ہماری۔دعانے سمجھنے والے انداز میں کہا۔

ایک بات بتاؤ؟عمیر نے اس سے کہا

جی پوچھیں۔دعانے کپ ٹیبل پر رکھتے کہا

اگر کبھی زندگی میں ایسا کوئی ی مرحلہ آئے کے آپ کو دوستی اور محبت سے کسی ایک کو

چناپڑے تو وہ کیا کرے؟عمیر نے سوال کیا۔

انسان کو چاہیے کہ وہ دونوں کو اپنے ساتھ رکھے۔ دعا نے کندھے اچکا کر کہا

وہ بھی یہی چاہے پر اس کے بس میں نہ ہو تو۔ عمیر نے بے چینی سے پوچھا

میں کیا کہوں انسان کی زندگی میں یہ دونوں چیزیں ضروری ہے محبت بھی ایک خوبصورت احساس ہے جو انسان کو اپنے پاس چاہیے ہوتا ہے اور دوستی بھی سانس کی طرح ضروری ہے زندگی میں سچا اور مخلص دوست ہر کسی کو چاہیے ہوتا ہے۔ پر اگر زندگی میں اگر دونوں میں سے ایک کو چننا ہو تو آپ دوستی کو چنے اگر محبت آپ کی قسمت میں ہوئی تو ضرور ملے گی پر اگر انسان اچھا اور مخلص دوست گنوا دے گا تو وہ اتنی آسانی سے نہیں ملے گا۔ دعا نے اس کی بات پہ کہا

شاید تم صحیح ہو۔ عمیر اس کی بات پہ کہا

آپ پریشان لگ رہے ہیں۔ دعا نے عمیر کے چہرے کو دیکھ کر سوال کیا

مجھے محبت ہو گئی ہے کسی اور لڑکی سے اور میں اس مرحلے میں ہوں کہ نہ اس کو چھوڑ سکتا ہوں اور نہ پا سکتا ہوں۔ میرے لیے وہ چاند کی طرح ہے جس کی میں بس تمنا کر سکتا ہوں پا نہیں سکتا کیوں کی وہ سورج ہے جس کو میں دور سے بھی نہیں دے سکتا زیادہ اپنے پاس رکھ بھی نہیں سکتا۔ عمیر کھوئے لہجے میں کہا۔ محبت کے نام پہ دعا کا دل زور سے دھڑکا

آپ نے اس سے اظہار کیا؟ دعا نے عام لہجے میں پوچھا

نہیں کیوں کی میں نے دوستی کو چن لیا ہے۔ عمیر کہتے ہی وہاں سے اٹھ گیا شک تھا کہ کہیں وہ اظہار محبت ہی نہ کر دیتا۔ جب کی دعا یہ سوچتی رہی کہ کس سے محبت ہے عمیر کو۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

زین آج تم جواب ہی دو میں آخر کتنا وقت مانگوں بھابھی سے۔ نصرت بیگم نے شاہزین سے کہا

انکار کر دے امی مجھے کسی اور سے شادی کرنی ہے۔شاہزین آرام سے بولا

یہ کیا بات ہوئی زین۔نصرت بیگم پریشانی سے بولی

میں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔شاہزین ان کو یاد کرواتے بولا

پر بھابی کو کتنا برا لگے گا اگر اتنے انتظار کے بعد میں ان کو منع کروں گی تو۔نصرت بیگم خفگی سے اس کو دیکھ کر بولی۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں مجھے نیند آرہی ہے تو میں گیا اپنے کمرے میں۔شاہزین کہتے ہی سیڑھیوں کی جانب ڈور لگا گیا۔

اللہ یہ اولاد کتنا شرمندہ کراتی ہے اپنے والدین کو۔نصرت بیگم بڑبڑاتی کچن میں چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اتنی سنجیدہ کیوں لگ رہی ہو سب خیر ہے نہ؟عمارہ نے کشف کو دیکھ کر کہا جس نے آج خود ہی ان سب کو ریسٹورنٹ بولایا تھا اور جب سے آئی ہی تھی چپ تھی۔

ہاں بس عمیر آئے پھر بات کرتے ہیں۔کشف نے کہا

کیا بات ہے ابھی تک کچھ آرڈر نہیں کیا؟عمیر بھی ان کے پاس آکر بیٹھتے بولا۔

یہ فرائیز کھالو۔عمارہ نے ایک باؤل اس کی طرف کیا

ویسے ہم بھی تمھیں بولانے والے تھے عمیر کو کچھ کہنا تھا تم سے۔شاہزین کشف کو دیکھ کر بولا

پر پہلے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔کشف نے ان چاروں کی طرف دیکھ کر کہا

ہاں کرو اسٹار پلس ڈراموں کی طرح سسپینس کیوں کیا ہوا ہے۔فواد اس کو دیکھ کر بولا۔

بات کچھ ایسی ہے اس لیے میں اتنا سوچ رہی ہو۔تم لوگ کو نہیں جانتے میں تم چاروں سے بہت پیار کرتی ہوں

نہیں ہم جانتے ہے یہ بات۔فواد اتنے سنجیدہ ماحول میں چپ نہ رہ سکا

فواد فلحال خاموش رہو۔عمیر نے اس کو دیکھ کر کہا

عمیر میں بہت شرمندہ ہوں تم سے پر میں یہ منگنی ختم کرنا چاہتی ہوں۔کشف نے سر جھکا کر کہا۔جس پہ سب کو بہت حیرت ہوئی عمارہ کا فرائی زوالا ہاتھ منہ کو جاتا رک گیا شاہزین کی تو آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی۔

کیا مطلب۔عمیر کو لگا اس کو سننے میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔

میرا تمھیں پرپوز کرنا کا فیصلا جذباتی تھا۔اس بات کا احساس مجھے اب ہوا ہے۔کشف نے اب اس کو دیکھ کر کہا۔

یہ کیامزاق ہے جب چاہا منگنی کا کہہ دیااور جب چاہااس کو ختم کر ڈالا۔فواد غصے سے بولا

فواد آرام سے ان کوان کا معاملہ سلجھانے دو۔شاہزین نے اس کو ٹھنڈا کرنا چاہا

یہ بس ان دونوں کا نہیں ہم سب کا معاملہ ہے زین اور کیا یہ بات بھول گئی ہے کے ایسے کرنے سے ہمارا بچپن کا ساتھ ختم ہو سکتا ہے ہم نے واعدہ کیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑے گے اور نہ دھوکہ دے گے پھر یہ اتنی بڑی بات کیسے کر سکتی ہے۔فواد جذباتی ہو کر بولا جب کی عمیر کو اپنی خوشی کو سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا اگر وہ شاہزین اور دعا کی بات نہ مانتا تو شاید یہ سوال اس سے کیا جاتا اور شاید تب ہاتھوں کا استعمال بھی زیادہ ہوتا۔

تمہیں یہ کہتے ہوئے ایک دفعہ سوچنا چاہیے تھا کشف ہماری دوستی نہ تو اتنی کمزور اور نہ ہی ایسی کہ ہم ایک دوسرے کو چھوڑ کر خوش رہے۔عمارہ نے بھی کشف سے شکوہ کیا۔

میں جانتی ہوں اس لیے تو کہنے آئی تھی کہ تم لوگ میری بات سمجھو اور یہ دوستی ہماری پہلے جیسی ہی رہے۔کشف نے منت بھرے لہجے میں کہا

تمہیں لگتا ہے پھر سب ایسے ہو گا۔فواد طنزیہ بولا

اگر کشف کو احساس ہو گیا ہے کہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلا جذباتی تھا تو ہمیں اس کا ساتھ دینا چاہیے جیسے ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں شادی ایک عمر بھر کا ساتھ

ہے تو ضروری یہی ہے کہ من پسند ہو زبردستی سے جوڑا رشتہ بوجھ کے سوا کچھ نہیں لگتا۔اس سے پہلے وہ سب کشف کو راضی کر دیتے عمیر بول پڑا۔

عمیرا امید ہے تم دکھی نہیں ہو گے۔کشف نے مسکرا کر عمیر کی طرف دیکھ کر پوچھا

نہیں اور تم پریشان مت ہونا ہماری دوستی پہلے جیسی ہی ہو گی۔عمیر نے بھی جواباً مسکرا کر کہا

یہ تو بتاؤ کہ اچانک تمہیں منگنی ختم کرنے کا خیال کیوں آیا۔شاہزین جواب تک خاموش تھا پوچھ بیٹھا

دانیال میرا کزن جو آمریکا سے آیا ہے اس سے مل کر مجھے لگا کیوں کی جو میں اس کے لیے محسوس کیا کبھی عمیر کے لیے نہیں کیا کیوں کی عمیر مجھے بس دوست کی طرح ہی ہوتا تھا اور اس نے بھی دوستی سے ہٹ کر مجھے کچھ نہیں سمجھا منگنی کے بعد بھی اس کے رویے میں کوئی ی بدلاؤ نہیں آیا جیسے ایک منگیتر بات کرتا ہے میں مانتی ہوں میں عام لڑکیوں کی طرح نہیں اور نہ ان کی طرح شرمیلی قسم کی ہوں پر ان کی طرح میں بھی یہ چاہتی ہوں کے میرا پارٹنر میری تعریف کرے مجھے اپنی محبت کا احساس دلائے جو عمیر نے تو نہیں دانیال نے کروایا اس لیے۔کشف نے سر جھکا کسی مجرم کی طرح سب بتاتی گئی۔

تو کیا وہ تمہاری تعریف میں غزلیں لکھتا ہیں؟ فواد نے بہت سنجیدگی سے غیر سنجیدہ سوال کیا۔

نہیں میں نے ایسا بھی تو نہیں کہا۔ کشف اس کی بات پہ ہڑ بڑا کر بولی۔

ہاہاہا۔ کشف زندگی میں نے تمہارا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھا ہے تم اور اتنی کنفیوز کب سے ہونے لگی۔ عمارہ اس کی اڑی رنگت دیکھ کر ہنس کر بولی تو وہ چاروں بھی مسکرا دیئے۔

زہن اب تم ان سے سبق لوں ایسا نہ ہو کچھ ٹائم بعد عمارہ بھی یہ کہہ کر تم سے شادی سے انکار کر دے۔ فواد نے شاہزین کو دیکھ کر کہا جو عمارہ کو دیکھ رہا تھا۔

شاہزین اور عمارہ یہ کب ہوا؟ کشف حیرت سے بولی

بہت پہلے پر آپ بہت مصروف تھی۔ فواد نے جواب دیا

مبارک ہو تم دونوں کو۔ کشف نے مسکرا کر کہا

ابھی بس بات ہوئی ہے فنکشن وغیرہ نہیں۔ شاہزین نے بتایا

بات بھی تو ہوئی ہے نہ۔ کشف نے گھور کر کہا تو اس نے سر کو خم دیتے مبارکباد قبول کی۔

اس میں بھی آپ لوگوں کی بھلائی ہی ہو گی اور اچھا ہے آپ دونوں کو وقت پر احساس ہوا۔ بانو بیگم نے عمیر کے سر پہ ہاتھ پھیر کر کہا عمیر اس وقت ان کے کمرے میں ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا اور ان کو ساری بات بتا دی تو بانو بیگم نے تسلی دی۔

نانو اچھا ہے اس نے انکار کر دیا ورنہ مجھے انکار کرنے میں شرمندگی ہو رہی تھی اس لیے میں شادی کی بات کرنا چاہتا تھا۔ عمیر نے آنکھیں بند کرتے بتایا

تم کیوں انکار کرتے؟ بانو بیگم نے پوچھا

مجھے آپ کی نئی نواسی سے محبت ہو گئی ہے۔ عمیر ان کے ساڑی کا پلو منہ میں ڈالتا شرما کر بولا

اٹھو ذرا۔ بانو بیگم نے سنجیدگی سے کہا تو وہ فوراً سے اٹھ بیٹھا۔

کیا ہوا نانو آپ کو اعتراض ہے کوئی۔ عمیر نے کچھ ڈر کر پوچھا

کب سے یہ بات ہے تمہارے دماغ میں؟ بانو بیگم نے اس کا کان پکڑ کر پوچھا

دماغ میں کہا دل میں اور پتا نہیں کب سے ہے کنفرم نہیں ہے۔ عمیر نے شرارت سے کہا۔

بدمعاش ہو بہت۔ بانو بیگم نے اس کا کان چھوڑ کر کہا

بس کبھی غرور نہیں کیا۔ عمیر اپنے بالوں میں ہاتھ ڈال کر ادا سے بولا

دعا جانتی ہے یہ بات؟ بانو بیگم نے پوچھا

میں نے اس سے بات نہیں۔ عمیر نے بتایا۔

کب کرو گے؟ بانو بیگم نے پوچھا

ابھی۔ عمیر کہتے ہی بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اتنے جلد باز ہو تم۔ بانو بیگم نے سر نفعی میں ہلا کر کہا

بس کیا کروں۔ عمیر کہتے ہی ان کے کمرے سے نکل گیا۔

تم یہاں ہو اور میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔ عمیر اس کے پاس گارڈن میں آکر بولا۔

بتائیں پھر کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا؟ دعا نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

یہی تو بات ہے کہاں کہاں نہیں بلکی ہر جگہ تلاش کیا تمہیں۔ عمیر اس کی جانب تھوڑا جھک کر بولا تو وہ گھبرا کر کچھ دور ہوئی ی

آپ کو کوئی ی کام تھا جو مجھے تلاش کر رہے تھے؟ دعا نے پوچھا

کام کے علاوہ تلاش کرنے کا حق چاہتا ہوں

میری سادگی دیکھو میں کیا چاہتا ہوں

عمیر شعر کی بدعائی یں لے کر اب مسکرا کر دعا کو دیکھ رہا تھا جو ہونک بنی اس کو دیکھ رہی تھی اس کو آج عمیر کے انداز ہی الگ لگ رہے تھے اپنے دل کی آواز سے گھبرا کر وہ اٹھ کر پوچھنے لگی۔

یہ آپ آج کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

میں چاہتا ہوں میں ساری زندگی تمہارے ہاتھ کی بنی نمک والی چائے پیو۔ عمیر دلکش انداز میں بولا

مطلب؟ دعا سمجھ کر بھی انجان بنی

اتنی نا سمجھ تو نہیں۔ عمیر آرام سے بیٹھ کر اس سے بولا

میں یہ بات سمجھنا نہیں چاہتی اور آپ کو سمجھانی چاہئی یے بھی نہیں کشف کو دھوکہ دینا ہوا یہ۔ دعا نے سنجیدگی سے کہا

ہمارا رشتہ ختم ہو چکا ہے بس دوستی کا ہے۔ عمیر بھی اب سنجیدگی سے بولا۔

میں اب کی بیچ میں آپ کی بات نہیں سمجھی۔ دعا نے نا سمجھی سے کہا

میں نے تم سے کہا تھا ناں کہ کبھی دوستی اور محبت سے کسی ایک کو چننا پڑے تو کس کو چننا چاہیے تو تم نے دوستی کا کہا تھا اور میں ایسا ہی کرتا پر شاید اللہ کو میری دوستی اور محبت دونوں پسند آئے تھے اس لیے دونوں دے دی ئی ے کشف کو اپنے کزن میں دلچسپی

ہونے لگی تو اس نے منگنی ختم کر دی اور اب میں اپنے چاند کو پانے کی کوشش کر سکتا ہوں وہ اب میرے لیے چاند ہے۔ عمیر گھمبیر لہجے میں بولا

م مط مطلب؟ دعانے نا سمجھنے کی حد ہی کر دی۔

مطلب میرا سر حد ہے دعا اتنا صاف شفاف اظہار محبت کر رہا ہوں اور اس کے بعد تم مطلب پوچھ رہی ہو۔ عمیر کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے اس لیے تپ کر بولا

اظہارِ محبت بھی کوئی ایسے کرتا ہے؟ دعا پہلے تو عمیر کی بات پہ گلنار ہوئی پھر سنبھل کر بولی

جی اگر محبوبہ تمہارے جیسی کم عقل ہو نہ تو ایسے ہی کرتے ہیں۔ عمیر کندھے اچکا کر بولا۔

سوچ سمجھ کر بات کریں میں انکار بھی کر سکتی ہوں۔ دعانے اپنی طرف سے دھمکی دی

میں نے تم سے جواب مانگا کیا؟ عمیر ٹھوڑی پہ انگلی رکھ کر یاد کرنے کی کوشش کرتا بولا

کیا مطلب آپ مجھ سے میری مرضی نہیں پوچھیں گے۔ دعانے حیرانگی لہجے میں پوچھا

نہیں کیوں کی تم راضی ہو۔ عمیر نے آرام سے بتایا

میں نے تو نہیں کہا ایسا کجھ۔ دعانے سرخ چہرہ لیے کہا

توکیا تمہیں میں نہیں پسند؟عمیر مصنوعی سنجیدگی سے بولا

میں نے ایسا بھی تو نہیں کہا۔دعانے اپنے سر پہ ہاتھ مار کر کہا

مطلب راضی ہو۔عمیر دانتوں کی نمائش کرتا بولا

ہاں راضی ہوں میں مجھے بھی محبت ہے آپ سے اور اس دن اور زیادہ ہوئی جب آپ کو اپنے ہاتھ کی نمک والی چائے شوق سے پیتے دیکھی پر کبھی خود سے کہنے سے بھی ڈرتی تھی کہ کہیں آپ یا نانو غلط نہ سمجھ لیں۔دعانے بنا سانس لیے اقرار کیا جب کی عمیر اس کے ایک ایک لفظ پہ اپنے اندر سکون اترتا محسوس کیا۔

تمہیں تو مجھ سے بھی زیادہ ہے۔عمیر ہنسی روکے بولا۔

بہت برے ہیں آپ۔دعا اس کی چلاکی سمجھ کر منہ بنا کر بولی پھر اس کو دھکا دے کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

جب کی عمیر بھی مسکراتا وہی کرسی پہ بیٹھ گیا اور آسمان کی طرف مشکور نظروں سے دیکھا آج زندگی میں جیسے عمیر کو وہ محبت مل گئی تھی ماں باپ کی نہ سہی پر زندگی خوبصورت بنانے کے لیے اللہ نے اس کی زندگی میں دعا کو ضرور بھیجا تھا اب اس کے دل میں کوئی تمنا کوئی چاہ نہیں تھی جس دوستی کے لیے وہ اپنی محبت کو چھوڑ رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے بنا بھی جینا ممکن نہیں پر اس نے اللہ پہ توکل کر کے

چھوڑ دینے کا سوچا پر اللہ نے اس کو دوستی بھی دی اور محبت بھی اور آج وہ مطمئن تھا۔اس کو پتا تھا اب زندگی حسین ہو گی اور وہ کبھی اپنے باپ کی طرح نہیں بنے گا اور نہ دعا کو اپنی ماں جیسا بننے دے گا وہ مستقبل میں اپنی اولاد کے لیے وہ سب کریگا جو اس نے اپنے ماں باپ سے چاہا تھا عمیر نے سب کچھ سوچتے مسکرا کر اپنی آنکھوں کو بند کیا۔

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین